لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱.۲ آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ: شنبہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

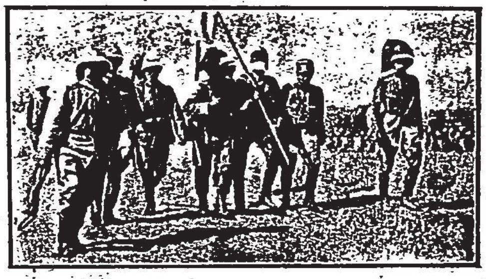

فہرست

مضامین

شذرات	۲
ایڈیٹوریل نوٹس	۳
مقالات	٦
ناموران غزوهٔ طرابلس	۸
کارزار طرابلس	۹
اقصا [illegible]	۱۰

تصاویر

توفیق پاشا (سابق سفیر لندن)

کامل پاشا رئیس شورائی عثمانی

فتحی بک (سابق قنصل تیونس)

ایک عثمانی پیامبر اٹالین کیمپ مین

عزیزیه کے عثمانی کیمپ مین شتا خا

ہماری اہم مطبوعات

		قیمت
مشکوٰۃ شریف کامل	(تین جلد ڈائی دار)	۱۲۰/ ۰۰
غنیۃ الطالبین	(مجلد پلاسٹک کور) ″	۴۲/ ۰۰
سوانح قاسمی	(دو جلد ڈائی دار)	۱۳۵/ ۰۰
حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	(پلاسٹک کور)	۳۶/ ۰۰
مقبول بہشتی زیور	(مجلد پلاسٹک کور)	۳۶/ ۰۰
اسلامی دستور کے بنیادی اور رہنما اصول		۲۷/ ۰۰
		۳۳/ ۰۰
اخلاق اور فلسفہ اخلاق	(مجلد ڈائی دار)	۳۳/ ۰۰
امام اعظم ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی		۲۷/ ۰۰
شمائل ترمذی	(مجلد ڈائی دار)	۲۷/ ۰۰
الفاروق	(مجلد ڈائی دار)	۲۴/ ۰۰
ریاض الصالحین	(عربی) مجلد ڈائی دار	۵۰/ ۰۰
تذکرہ مؤلفین درس نظامی	″ ″	۲۷/ ۰۰
″ علمائے پنجاب	(دو جلدیں) ″ ″	۶۶/ ۰۰
تاریخ حرمین شریفین	″ ″ ″ ″	۳۰/ ۰۰
کیمیائے سعادت	″ ″	۵۴/ ۰۰
تعلیم الاسلام	″ ″ پارچہ	۸/ ۲۵
جنت کی کنجی	″ ″ ڈائی دار	۹/ ۰۰
مسلمان خاوند، مسلمان بیوی	پارچہ ″ ″	۹/ ۰۰
ہدایہ شریف	(عربی دو جلدیں)	۱۴۴/ ۰۰
قصص انبیاء علیہم السلام		۲۴/ ۰۰

اس کے علاوہ ہر قسم کی دینی، مذہبی، احادیث، تفسیر، فقہ، اور تصوف کی کتب، قرآن مجید مترجم، معریٰ مشکوک وپرچون ہم سے طلب فرماویں۔

مکتبہ رحمانیہ ۱۸ ○ اردو بازار لاہور

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ : شنبہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

شذرات

.. فقیر کي علالت کي خبر پڑھکر اکثر احباب تفصیلي حالت دریافت فرماتے ہیں ' اس لطف و نوازش کیلئے شکر گذار ہوں ' لیکن اپني حالت کیا عرض کروں ؟ وہي پُرانا خارزار حسرت ہے ' اور وہي پُراني پھولوں کي تلاش -

مثال مالب دریاۓ حال مستسقي ست
دہند شرق ' ولے رخصت نظـــر ندہند

یہ دائم المرضي نہیں ہے بلکہ قدرت کي طرف سے تازیانۂ تذبیہ و عبرت ہے ' مگر افسوس کہ دل کي غفلت شکني اس سے بھي زیادہ سخت چٹانوں کو توڑ سکتی ہے : اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون (۹ : ۱۲۸)

خدا کا آفتاب اُسکي رحمت کي طرح روز میرے سروں پر چمکتا ہے ' اور اسکے دلفریب چاند کي ٹھنڈي روشني کبھي مجھسے بخل نہیں کرتي ' اسکا ابر رحمت جب کبھي برسا ہے ' تو شاہي محل و ایوان کي طرح میرے صحن خانہ کے پرنالے بھي بہے ہیں ' پھر اسکے سوا جو کچھ ہے ' اُسے خود اپني محرومي اور بے عملي کیوں نہ سمجھوں ؟ ما اصابک من حسنة فمــــن الله وما اصابک من سیئة فمن نفسک - (۳ : ۸۲) وما ظلمهم الله ' ولکن کانوا انفسهم یظلمون (۳ : ۱۱۴)

تاہم احباب مطمئن رہیں کہ علالت کاموں میں حارج نہیں ہو سکتي بشرطیکہ ہوش و حواس پر بھي اسکا حملہ نہو ' اول تو (سلطانِ فرض) کي حکومت سب سے بالا تر ہے ' پھر رات دن کے اٹھنے بیٹھنے والے رفیق کي آمد میں نئي بات ہي کونسي ہے کہ اُسکا کوئي خاص اثر ہو ؟ البتہ پچھلے دنوں (ڈیگوفیور) کي شدت سے ہزیان تک نوبت پہنچ گئي اور دماغ قابو میں نہ رہا ' اس حالت میں اپني بے بسي اور مجبوري واضح ہے ' لیکن شاید ضعف دماغ کي حالت میں بھي قلـــم و زبان پر جو کچھہ گذرتا ہے ایک طرح کا ہزیان ہي ہے -

کس زبان مرا نمي فہمد
بعزیزان چہ التماس کنـــم

ایک محترم نے مشہور صاحب ریاست ' اور اجکل کي قومي خدمات میں سربرآوردہ بزرگ (الہلال) کا پہلا نمبر دیکھکر ارقام فرماتے ہیں :

"سچ یہ ہے کہ آپنے وہ کام کیا ' جو شاید اردو پریس کی کوي کمپني انجام دیسکتي ' اور ابھي تو آپکے اصلي ارادے پردۂ خفا میں مستور ہیں * * * * * لیکن ظاہر ہے کہ اتنے اہم اور محتاج مصارف کثیرہ کاموں کو تنہا انجام دینا بہت مشکل ہے - آپنے اپني ہمت خدا داد کي وجہ سے اپنے ذمے لےلیا ہے ' مگر ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ آپکو تھوڑا بہت سبکدوش کردیں - آپکو معلوم ہوگا کہ میں بھي دو سال سے اس خیال میں ہوں کہ ایک عمدہ اردو اخبار جاري کیاجاے جو خالص قومي اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھے اور قابل و اہل علم

اسکے استاف میں جمع کیے جائیں' سب سے پہلے انگریزي اخبار کا خیال پیدا ہوا تھا مگر وہ * * * سے اور پھر ایک حد تک اپکے لوکل هم عصر (کامریڈ) سے پورا هوگیا' اب اردو اخبار کے خیال میں تھا' مولانا سے * * * بھي اسکا کئي بار ذکر آیا' لیکن الحمد لله که آپکي همت نے میرے خیالات سے بڑھکر اس کام کو اپنے ذمے لے لیا اور نہایت کامل صورت میں پورا کردیا' پس اب میري طبیعت بے اختیار چاهتي هے که (الهلال) کي کچھه خدمت انجام دوں نیز اور جو وسیع کام آپنے اپنے پریس کے سر لے لیئے هیں وہ بھي بغیر کافي مالي سرمایه کے پورا نہیں هوسکتے' تنها آپ کہاں تک روپیه لٹائیں گے ؟ اسلئے بالفعل * * * کا چک روانۂ خدمت هے اور ایندہ بھی اتني هی رقم بطور ماهوار اعانت کے همیشه پهنچتي رهے گي- سال بھر کیلئے تو وعدہ سمجھئے اور اگر اسکے بعد بھي ضرورت باقي رهی اور اخبار اپنے پاؤں پر کھڑا نہوسکا تو انشا الله یه سلسله جاري رهے گا * * * * "

هم بزرگ موصوف کي اِس رئیسانه فیاضي کے نہایت شکر گذار هیں' مگر افسوس که اپنے اصولِ طبیعت سے مجبور هونے کي وجه سے متمتّع نہیں هو سکتے' اور انکے عطیے کو پوري قدر شناسي کے بعد واپس کرتے هیں -

هم نے جسقدر کام اپنے ذمے لے لئے هیں' وہ روپیے کے بل' پبلک کي قدردانی' اور رؤساے قوم کے جود و سخا کے بھروسے پر نہیں' بلکه صرف اُسکے فضل اور توفیق کے اعتماد پر' جو اپنے دروازے کے سائلوں کی فریادوں کو جب ایک مرتبه سن لیتا هے تو پھر دوسروں کی چوکھٹوں پر کبھی نہیں بھیجتا : الذي خلقني فهو يهدين' والذي هو يطعمني ويسقين' واذا مرضت فهو يشفين' والذي يميتني ثم يحيين' والذي اطمع ان يغفرلي خطيئتي يوم الدين (۲۲ : ۸۳) پس همارے لطف فرما همارے کاموں کیلئے سرمایه کی ضرورت اور اسکے انصرام کی فکر سے پریشان نہوں اور هم فقیروں کو هماري حالت پر چھوڑدیں' انکی فیاضی کے (الهلال) سے بہتر اور مصارف موجود هیں' بہتر هے که اپنے جود و سخا کے سر چشمه کا رخ دوسري جانب پھیردیں -

---

هم خاک نشینانِ بوریائے مذلت' مسند نشینانِ عزوجاه کے بذل و عطا کے مستحق نہیں' خاک کے ڈھیر پر سے گذرئیے گا تو دامن و استین ضرور غبار الود هونگے' هم سے ملکر اپنے قیمتی اور سفید کپڑوں کو کیوں خاک آلودہ کرتے هیں' کسی عطر فروش کو ڈھونڈھئے که اپکے شرف تخاطب سے ممتاز هوگا' تو اپنے نسیم عطربیز سے اپکے مشام جان کو مسرور بھی کریگا -

هنيا لارباب النعيم نعيمها
و للعاشق المسكين ما يتجرح

هم اس بازار میں سوداے نفع کیلئے نہیں' بلکه تلاش زیان و نقصان میں آئے هیں' صلۂ و تحسین کے نہیں' بلکه نفرت و دشنام کے طلبگار هیں - عیش کے پھول نہیں' بلکه خلش و اضطراب کے کانٹے ڈھونڈھتے هیں دنیا کے زر و سیم کو قربان کرنے کے لئے نہیں' بلکه خود اپنے تئیں قربان کرنے آئے هیں - ایسوں کی اعانت کرکے آپکا جی کیا خوش هوگا ؟ اور پھر ایسے عقل فروشوں کو اپکی اعانت فرمائیاں کیا نفع پہنچا سکیں گی ؟

بده بشارت طوبی که مرغ همت ما
بران درخت نشیند که بے ثمر باشد

پھر یه بھي نہیں معلوم که آپکا یه عطیه کس مقصد سے هے ؟ اگر آپ مجھکو خریدنا چاهتے هیں تو یه رقم تو ایک گرانقدر قیمت هے' میں تو اپنی قیمت میں گھانس کی ایک ٹوکري کو بھی گراں سمجھتا هوں' شاید چاندي اور سونے میں پلے هوے رؤساء کو خریدنے کیلئے اتنا روپیه مطلوب هو ورنه هم ایسے خاک نشین درویشوں کی تو ایک پوری جماعت اتنے میں ملجائے' لیکن هاں اگر اِس سے میري (راے) اور میرا (ضمیر) خریدنا مقصود هو تو بادب واجب عرض هے که ان خزف ریزهاے طلائی کی تو کیا حقیقت هے' (کوہ نور) اور (تخت طاؤس) کی دولت بھی جمع کرلیجئے جب بھی وہ مع آپکی پوری ریاست کے اُسکی قیمت کے آگے هیچ هیں' یقین کیجئے که اسکو تو سواے شہنشاہ حقیقی کے اور کوئی نہیں خرید سکتا اور وہ ایک بار خرید چکا -

دونوں جہاں دیکے وہ سمجھے یه خوش رها
یاں آپڑی یه شرم که تکرار کیا کریں

همارے عقیدے میں تو جو اخبار اپني قیمت کے سوا کسي انسان یا جماعت سے کوئي اور رقم لینا جائز رکھتا هے' وہ اخبار نہیں بلکه اس فن کیلئے ایک دھبه اور سرتاسر عار هے' هم اخبار نویسي کي سطح کو بہت بلندي پر دیکھتے هیں اور (امر بالمعروف و نهي عن المنکر) کا فرض الہی ادا کرنے والی جماعت سمجھتے هیں : ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون (۳ : ۱۰۱) پس اخبار نویس کے قلم کو هرطرح کے دباؤ سے آزاد هونا چاهئے' اور چاندي اور سونے کا تو سایه بھی اُسکے لئے سم قاتل هے' جو اخبار نویس رئیسوں کی فیاضیوں اور [illegible] کے عطیوں کو قومی اعانت قومی عطیه اور اسی طرح [illegible] سے قبول کرلیتے هیں وہ به نسبت اسکے که اپنے ضمیر اور نور ایمان [illegible] بیچیں' بہتر هے که دریوزہ گري کی جھولی گلے میں ڈالکر اور قلندرونکي کشتي کی جگه قلمدان لیکر رئیسونکی ڈیوڑھیوں پر گشت لگائیں اور

هر گلی کوچه " کام ایڈیٹر کا "

کی صدا لگاکر خود اپنے تئیں فروخت کرتے رهیں -

مسیحی تہذیب اور عهد و قرار کو هم گذشته دو هزار ساله تاریخ عالم کے هر صفحه میں دیکھه سکتے هیں مگر (جنگ طرابلس) سے یورپ کے یه خصائل جسقدر برهنه هوگئے اسکی نظیر نہیں ملے گی *

ابتدا میں تمام دول یورپ کی شہادت کے ساتھه (اٹلی) نے اعلان کیا که جنگ کے حدود طرابلس سے آگے وسیع نه کیے جائیں

گے - پھر ساحل پرگولا باری کی - درۂ دانیال سے سرٹکراکر زخمی هوئی - اور (بحر ایجین) کے جزائر پر قبضہ کرلیا - لیکن نہ انگلستان کی تہذیب اس سے شرمائی اور نہ دول ستہ کی رگ شرافت کو حرکت هوئی - سچ یہ ہے کہ بقول قدیمی مقنن (سولن) کے : قانون اور معاہدے مکڑی کا جال هیں جو اپنے سے قوی کے ضرب سے ترترٹ جاتا ہے - لیکن ضعیف ملجاے تو اپنے اندر اولجھا لیتا ہے *

(باب عالی) نے مجبوراً (درۂ دانیال) کو بند کرنا چاھا لیکن دول یورپ شرم و حیا کے گرد و غبار کو دامن سے جھٹک کر سامنے آگئے اب کل کی بات ہے کہ (اٹلی) لوھے کی دیواروں سے سرٹکرانے کی ایک اور ازمایش پر مائل هوئی اور رات کے دو بجے آٹھہ تار پیڈو کشتیاں لیکر گھس پڑیں - لیکن پھر جو کچھہ هوا اسکو امید ہے کہ بہت جلد نہیں بھلا سکے گی *

ابتدا میں تو اس شکست صریح کی تغلیط کی گئی اور کہا گیا کہ جب ترکوں نے آنکی آمد معلوم کرکے توپونکے دھانے کھولدئے تو مع الخیر اپنی کشتیاں واپس لے آے (٢٠ جولائی) اٹالین اخبارات نے اس واقعہ کو اٹلی کی بحری طاقت کی ایک بے نظیر نمایش بتلایا کہ بائیس میل تک هماری کشتیاں چلی گئیں اور پھر انپر ذرا بھی آنچ نہ آئی (٢١ جولائی) لیکن اب معلوم هوتا ہے کہ (روما) کے دفتر جنگ نے اپنی کذب بیانی کی ڈگری پیشتر کی (روما) کے دفتر جنگ نے اپنی کذب بیانی کی ڈگری پیشتر کی نسبت کچھہ گھٹادی ہے کیونکہ پھر ٢٢ کی تاربرقیوں میں اس حد تک تسلیم کیا جاتا ہے کہ کشتیوں کو نقصان ضرور پہنچا - اور نیز یہ کہ مقصود ترکی بیڑے پر حملہ هی تھا *

اس هفتے ایک (تصویر) کسی جگہہ بعنوان (عثمانی پیغام پر اٹالین کیمپ میں) دی گئی ہے جو ایک قصہ طلب واقعہ سے تعلق رکھتی ہے - قلت گنجایش سے وہ مضمون درج نہیں کیا گیا آیندہ نمبر میں شائع هوگا *

عثمانی پیغامبر اٹالین کیمپ میں

توفیق پاشا سفیر لندن جنھوں نے وزارت کی منظوری سے انکار کردیا

اکثر احباب پوچھتے هیں کہ هم هندوستان کے اهم معاملات پر کب لکھنا شروع کرینگے ؟ گذارش ہے کہ وہ مضطرب نہوں - اس وقت تک جو کچھہ (الہلال) میں دیکھہ رہے هیں یہ تو محض کاموں کو جوں توں شروع کردینا اور اسکا ایک نمونہ دکھلا دینا تھا - ورنہ هم نے اپنے اصلی مقاصد اشاعت کے لحاظ سے تو ابتک ایک حرف بھی نہیں لکھا اور اصل یہ ہے کہ لکھنے کی مہلت هی نہیں ملی *

رامپور سے همارے ایک عنایت فرما لکھتے هیں کہ مسلم لیگ کے موجودہ کانسٹیٹیوشن کی حمایت میں مسٹر محمد یوسف جو مضامین لکھہ رہے هیں اور اس سے پہلے جو مضامین اخباروں میں نکلے هیں انپر آپ کیوں نہیں لکھتے اور کیوں خاموش هیں ؟

شاید هم نے (محمد یوسف) نامی کسی شخص کا مضمون کسی اردو اخبار میں دیکھا ہے - (محمد یوسف) غالباً وهی شخص ہے جو (لیگ) کے دفتر میں چند روپیوں پر نوکر ہے - پس اسکو تو لائق خطاب نہیں سمجھتے - وہ غریب جو کچھہ لکھہ رہا ہے - لیگ کا نمک ہے جس نے سفید براده کی جگہہ سیال روشنائی کی صورت اختیار کرلی ہے - البتہ همیں خود ایک مبسوط و مسلسل سلسلہ مضامین لکھنا ہے اور اسکی اشاعت تو منجملہ همارے مقاصد مہمہ کے هوگی - الحمد للہ کہ هم منجملہ اُن ایک دو مخصوص اشخاص کے هیں کہ جس وقت لیگ عین اپنے دور عروج میں کوس لمن الملک الیوم بجا رهی تھی اُس وقت بمبئی میں هم اور (مولانا شبلی) اسکی طفلانہ کارروائیوں پر هنسی اڑاتے تھے اور لیگ کے موجود سکریٹری کو ابتک وہ گفتگو تو بھولی نہوگی جو کئی سال هوے الہ آباد میں مولوی (محمد اسحاق) صاحب کی کوٹھی میں هم میں اور اُن میں هوئی تھی *

اس سے مقصود یہ ہے کہ (تقسیم بنگال) کی تنسیخ کے تازیانے کو هماری راے پر کوئی اثر نہیں - بلکہ یہ راے روز اول هی سے تھی اور یہ اللہ کا ایک خاص فضل و کرم ہے کہ وہ اپنے جن بندوں کو چاھتا ہے با رجوع عام گمراهی اور ضلالت کے اُس سے بچالیتا ہے و اللہ یهدی من یشاء الی صراط المستقیم *

الهلال

٢٧ جولائی ١٩١٢

قسطنطنیہ میں

ہجوم مشکلات و تصادم احزاب

(٢)

(صادق بک) کی پارٹی نے اپنے پروگرام میں حسب ذیل مراد بھی داخل کئے :—

(١) پارلیمنٹ کا کوئی ممبر گورنمنٹ سے کسی کام کا ٹھیکہ نہیں لے سکتا -

(٢) کوئی ممبر سرکاری عہدہ قبول نہیں کرسکتا -

(٣) اتحاد عناصر مختلفہ کی ابتدائی پالیسی کو قائم رکھا جاے اور آیندہ زیادہ کوشش کی جاے -

(٤) یورپ کے تمدن کے اداب و اخلاق کو شریعت اسلامیہ کے شعائر و تہذیب کے تحفظ کے ساتھہ رائج کرنا چاہئے اور افراط و تفریط کو روکنا چاہئے -

(٥) خفیہ انجمنوں کو بالکل توڑدیا جاے -

ملک کی حالت جو ہو رہی تھی اسکے لحاظ سے یہ تمام دفعات نہایت اہم تھے ' سب سے زیادہ نقصان ابتدائی پارلیمنٹ کے زمانے میں جو حکومت کو پہنچا ' وہ ممبران پارلیمنٹ کا سرکاری کاموں کا ٹھیکہ لینا ' عہدوں کو قبول کرنا ' اور تمام ابتدائی قول و قرار بھولکر عربی و ترکی و عثمانی کے سوال کو چھیڑنا اور اسی طرح کے معاملات تھے ' پس (صادق بے) نے (شوکت پاشا) کی اعانت سے اپنی پارٹی کے مقاصد انھی امور کو قرار دیا ' اور فوج کے سیاسی امور سے بے تعلق ہونے کے ساتھہ ان امور پر زور دینے کا بھی اعلان کردیا -

اُس وقت (صادق بے) (اتحاد و ترقی) کا ذمہ وار ممبر تھا (یعنی پریسیڈنٹ تھا کیونکہ اتحاد و ترقی مساوات حال کی وجہ سے کسی کو صدر نہیں بناتی ' اور معناً جو صدر ہوتا ہے اسکو ایک مرخص و مسؤل عضو یعنے ذمہ دار ممبر کہکر پکارتی ہے (لیکن جوں ھی اِن خیالات کی اشاعت کی معاً اتحاد و ترقی اسکی مخالف ہوگئی اور قسطنطنیہ میں رہنا دشوار ہوگیا ' (جاھد بک) ایڈیٹر (طنین) کے قلم مسموم نے ایسا سخت ایجی ٹیشن پھیلادیا کہ خود (شوکت پاشا) حالت کو مخدوش دیکھنے لگے اور بالاخر (صادق بے) قسطنطنیہ سے چلے گئے -

لیکن انکی پارٹی (حزب الاصلاح) کے نام سے قائم ہوگئی تھی ' ملک کے معتدل مزاج اور سنجیدہ اشخاص انکے ساتھہ ہوتے گئے یہاں تک کہ خود اتحاد و ترقی کی ایک بڑی جماعت کٹ کر ساتھہ ہوگئی -

لیکن جو مقصد اصلی تھا ' یعنے فوجی تسلط اور بعض العناد مزاج نوجوانوں کے اثر کا انسداد ' اسمیں کچھہ کامیابی نہیں ہوئی ' (شوکت پاشا) نے متواتر فوجی اعلانات شائع کئے ' متعدد افسروں کو سزائیں بھی دیں ' لیکن مشکل یہ تھی کہ اتحاد و ترقی کا پنجہ اتنا قوی ہوگیا تھا کہ اب اس سے حکومت کا نکلنا بہت مشکل تھا ' اور پھر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اصلی عاملانہ قوت یہی انجمن تھی -

اس اثنا میں معاملات نے پلٹے کھائے ' وزارتیں بدلی گئیں ' اور ملک کی سیاسی حالت کا افق بھی متغیر ہوگیا ' اب وہ وقت آیا جب انگلستان نے (جرمنی) کو قسطنطنیہ کے حلقوں میں پیش قدمی کرتے ہوے دیکھا اور انگلستان کے سیاسی حلقوں کے بے صبرانہ اعتراضات ' اور نوجوان ترکوں کی شکایات نے ترکوں کے دلوں کو بھی انگریزوں کی طرف سے بالکل مایوس اور سرد کردیا ' انگلستان دیکھہ رہا تھا کہ اسکے لئے سب سے زیادہ نافع اور مفید اغراض وجود جو ترکی میں ہے وہ نودسالہ بوڑھا وزیر (کامل پاشا) ہے اور اسکے خانہ نشیں ہو جانے سے (جرمنی) کے ہاتھہ پیر پھر قوی ہوگئے ہیں - (محمود شوکت پاشا) نے جرمنی میں رہکر تعلیم پائی تھی اور انکا اُسکی طرف میلان بھی ابتدا سے ظاہر تھا ' پس اس مشکل کا یہ علاج تجویز کیا گیا کہ پھر دوبارہ (کامل پاشا) کو بستر سے اُٹھایا جاے اور میدان سیاست میں انگریزی حمایت کی لاٹھی کے سہارے کھڑا کیا جاے - قسطنطنیہ کے برٹش سفارت خانے میں ایک نئی پارٹی قائم کرنے کے تمام ابتدائی مرحلے طے کیئے گئے اور تھوڑے ھی دنوں کے بعد (حزب الائتلاف) کے قائم ہونے کی خبریں تمام عالم میں مشتہر ہوگئیں *

کامل پاشا جنکے وزیر اعظم ہونے کی امید کی جاتی ہے

(کامل پاشا) کی نسبت باخبر ناظرین کو یہ یاد دلانا شاید ضروری نہوگا کہ یہ قدیم شخص سلطنت کے اُن وزرا میں سے ہے جو بارہا وزارت کے عہدے پر مامور ہوا اور پھر کسی خاص معاملے پر (یلدز) کو خوش نہ کرسکنے کی وجہہ سے معزول کردیا گیا - اسکا سب سے بڑا شخصی وصف ممتاز یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انگلستان کا

نہایت دوست اور حامی ہے اور ہمیشہ اسکے رقیبوں کے مقابلے میں اسکو فتح دلانے کا باعث رہا ہے - انقلاب عثمانی سے کچھہ پہلے یہ صوبہ (آئدین) کا گورنر تھا جسکا دار الحکومت (سمرنا) ہے - چونکہ یہ (دور حمیدیہ) میں کبھی بھی (یلدیز) کے ملت فروشوں کا ساتھی نہ بنا اسلئے تقریباً (سلطان عبدالحمید) کے تمام مشیر اسکے سخت مخالف تھے - بالاخر اسپر ایشیاے کوچک کے قزاقوں کی اعانت کا الزام لگایا گیا اور گرفتاری کیلئے ایک جہاز پوشیدہ روانہ کیا گیا - (کپتان ھربرٹ) نامی ایک شخص نے (فورٹ نائٹلی ریویو) میں لکھا تھا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے وہ ٹاٹ کا خالی تھیلا دیکھا ہے جو اس جہاز پر بھیجا گیا تھا تاکہ (کامل پاشا) اسمیں بند کرکے دریا میں پھینکدیا جاے - لیکن خوش قسمتی سے (کامل پاشا) کو عین وقت پر خبر لگ گئي اور وہ اپنے دوستوں یعنے برٹش سفارت خانے میں پناہگیر ہوگیا - قسطنطنیہ سے جو لوگ گئے تھے انہوں نے جب پنجرے کو شکار سے خالی پایا تو سخت متاسف ہوے اور برٹش سفارت خانے کی نگرانی شروع کردي کہ یہاں سے نکل نہ سکے - مگر یہ نگرانی بے نتیجہ اور بعد از وقت تھی کیونکہ رات کی تاریکی میں (سمرنا) کے ساحل سے ایک جرمن تجارتی جہاز روانہ ہوچکا تھا اور اسمیں (کامل پاشا) بحفاظت تمام پہنچا دئے گئے تھے - قسطنطنیہ پہنچکر انہوں نے پھر برٹش سفارت خانے کا راستہ لیا اور انگریزي سفیر نے وعدہ کیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح ایسے وقت (سلطان عبد المجید) تک پہنچا دے گا جبکہ انکے مشیروں میں سے کوئی نہوگا - ایک ایسے ھی موقعہ پر یہ باریاب ہوا اور اس وقت ترکی میں موت کے منہہ میں جانے سے بھی بڑھکر جو خطرناک کام کوئی انسان کرسکتا تھا اسکے لئے طیار ہوگیا یعنے سلطان کے آگے انکے مشیروں کا تمام کچا چٹھا جی کھولکر سنادیا اور صاف صاف کہدیا کہ اس وقت جو کچھہ ہو رہا ھے ملک کی بالکل تباھي و بربادي اور ھلاکت ہے *

(کامل پاشا) اپنی جرأت و دلاوري یا پھر خوبی وقت و قسمت سے بچکر تو ضرور نکل آیا مگر پھر کسی عہدے پر جانے کی اسے جرأت نہیں ہوئی - باقی دن محض خانہ نشینی میں کاٹ رہا تھا کہ یکایک انقلاب نے ظہور کیا اور تمام حالات متغیر ہوگئے *

انقلاب کی ابتدائی ششماہی ھی میں (سعید پاشا) کے بعد (اتحاد و ترقی) نے وزارت اعظم پر اسے مامور کیا تھا اور انگلستان اس انتخاب سے اسقدر خوش ہوا تھا کہ خود (شہنشاہ اڈورڈ) نے مبارکبادي کا تار بھیجا تھا مگر چند مہینوں کے بعد (اتحاد و ترقی) کی مداخلت سے اُکتا گیا اور خود اُس نے بھی اسکی طرف سے گردن موڑلی - بالاخر مستعفی ہونا پڑا *

اِسکے بعد بالکل خانہ نشین تھا اور ظاہر ہے کہ ۹۱ برس کی عمر میں خانہ نشینی کے سوا اور کیا کرسکتا تھا - مگر (اتحاد و ترقی) کے مخالفین اور ترکی کے برٹش سفارت نے اپنے اعمال کی تکمیل کیلئے اسکو سامنے کرنے ھی میں مصلحت دیکھی اور (کامل پاشا) کے نام سے ایک پارٹی قائم ہوگئی *

مسلم یونیورسٹی

بالاخر گورنمنت کے اعلان نے فیصلہ کردیا کہ قومی یونیورسٹیوں کو اپنا دائرہ وسیع کرنے کی اجازت نہوگي اور کوئی کالج اُنسے ملحق نہو سکے گا انا للہ و انا الیہ راجعون - ہمنے (مسلم یونیورسٹی) کے ہنگامے کو دیکھکر پہلے ہی دن کہدیا تھا کہ اس مرغی کے پر ضرور سنہري ہیں لیکن شاید انڈا سونے کا نہ ہوگا - مگر اُس وقت (آغا خان) کی موٹر کی گھڑ گھڑاہٹ اسقدر سخت تھی کہ اس غل میں ہماري آواز کا سنائي دینا محال تھا - تاہم ملک کو صدمہ ہو تو ہو لیکن (علی گڈہ کالج) کے ارباب کار کو غمگین ہونے کی کوئی وجہ نہین - انکی منطق مین چونکہ ہر شے روپیہ سے بنتي ہے لہذا ہر شے روپیہ ہے (مسلم یونیورسٹی) روپیہ کی ایک خاص مقدار کا نام تھا - اور وہ کبھی ڈرا کر - کبھی دھمکا کر - اور کبھی چمکار کر وصول کرھی لیا گیا (وانما الایمان بین الخوف والرجا) اب (یونیورسٹی) کی تکمیل مین اور کونسا مرحلہ باقی رہگیا ہے ؟ رہا کالجوں کا اُس سے ملحق نہونا - گورنمنت کے آھنی پنجے کا سخت ہونا - پروفیسروں کے رد و قبول کا چینسلر کے اختیار مین ہونا - دینیات کی فیکلٹی کا فیصلہ نہ کرنا اور اسی طرح کی کچھہ اور باتیں - تو یہ ایسی معمولی جزئیات ہیں جنکا خیال روپیہ دینے والوں کو نہیں کرنا چاہئے - (نواب وقار الملک) اصل حقیقت کا افسانہ سنا کر پھر روپیہ دینے والوں کو ایک آخری چابک لگا ھی چکے ہین - دنیا میں تقسیم عمل کے زرین اصول پر کام چل رہا ہے - روپیہ دینے والے روپیہ دیں - (شملہ) مین جاکر انربیل (ممبر تعلیم) کی ہاں میں ہاں ملانے والے اپنا کام کریں - اور ارباب کار کی خدمات جلیلہ کے شکریہ کا ورق پیش کرنے والے خوشنما الفاظ ڈھونڈتے رہیں - پھر نہونے سے کسی کام کا ہونا بہر حال بہتر - اور (اغا خان) کی نصیحت ورد زباں کہ " گورنمنت پر اعتماد کرنا سیکھو "

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا؟ الذين ضل سعيهم فى الحيوة الدنيا، وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا، اولئك الذين كفروا بايات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم، فلانقيم لهم يوم القيامة وزنا (۱۸ : ۱۰۵) یہ (قرطبہ) اور (غرناطہ) کے خوابہاے پریشاں اور (اضغاث احلام) کي تعبیر ہے !

وفاداري کا وعظ

ہمارے دوست مسٹر حامد علي خاں صاحب نے (پایونیر) میں ایک چٹھي شائع کي ہے اور انگریزي حکومت کے برکات کے افسانۂ کہن کو از سرنو دھرایا ہے، یہاں تک مضائقہ نہیں

ھو المسک ماکررتہ یتضوع

لیکن آگے چلکر وہ لکھتے ہیں کہ : "جو شخص کچھہ بھي عقل رکھتا ہے وہ ہرگز ایسا یقین نہ کرے گا کہ ہم اپنے ملک پر حکومت کرنے کے لائق ہوگئے ہیں" پھر وہ ملک کو نصیحت کرتے ہیں کہ اور سب کچھہ چھوڑکر صرف "گورنمنت کے وفادار رہیں اور آدمی پیدا کرنے اور برٹش حکومت کو ہردلعزیز بنانے کی کوشش کرتے رہیں" پھر اس نصیحت کے دوسرے ٹکڑے پر سب سے پہلے اپنا عمل پیش کرتے ہیں کہ دربار

دهلی کے موقعه پر انہوں نے شعراے لکھنو کی مبارکبادوں کا ایک مجموعه شایع کیا "

هم بهي يهي کہتے هیں که مسلمانوں کو همیشه غدر وغداري سے بچنا چاهئے، گورنمنٹ کو خوش رکھنے کیلئے نہیں، بلکه اسلئے که انکے خدا کا يهي حکم هے (لاتفسدوا في الارض بعد اصلاحها) لیکن ساتهه هي همارے عقیدے میں (اسلام) دنیا کي هر اُس حکومت کو جو دستوري اور پارلیمنٹري نہو، سب سے بڑا انساني گناه اور سخت سے سخت معصیت قرار دیتا هے - پس هندوستان کے مسلمانوں کا به حیثیت پیروِ قران هونے کے فرض مذهبي سمجھتے هیں که وه برٹش گورنمنٹ سے پارلیمنٹ کا مطالبه کریں اور جب تک مل نه جاے اپنے مذهب کي خاطر دم نه لیں، رها ملک کا طیار نه هونا تو ابسے چالیس برس پیشتر هم نے (قیصر باغ) کي باره دري میں جو کچهه سننا تها سن لیا، اور چالیس برس تک کولهو کے بیل کي طرح آنکھوں پر پٹي باندهکر گردش کرني تهي سو کرلي، اب تو (مسٹر حامد علیخاں) اور انکے هم مشرب اس وعظ سے همیں معاف رکھیں، مسلمانوں کا فلسفه سیاست يهي هے تو اسکے لحاظ سے توانشاء الله قیامت تک کبهي طیار نہونگے اور همیشه حلقۂ غلامي کو کانوں کي جگهه، تمغۂ افتخار سمجهکر اپنے سینوں پر لگاتے رهیں گے *

تعجب هے که ١٢ دسمبر کے آخري تازیانے نے بهي ان غلامی پرستوں کی آنکھیں نہیں کهولیں ! ختم الله علی قلوبهم وعلي سمعهم وعلى ابصارهم غشاوه (٢ : ٧) اولٰئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی فما ربحت تجارتهم وما کانوا مهتدین (٢ : ١٦)

انگلستان میں (سفریجٹ) عورتوںکا ایجي ٹیشن بدستور جاري هے - ٢٠ جولائی کو (مسٹر ایسکوئتهه) نے (ڈبلن) میں جب (هوم رول) پر تقریر کی تو کسٹم هاوس میں سفریجٹ عورتوں کو منتشر کرنے کیلئے پولیس کو سختی سے کام لینا پڑا، یورپ مین عورتوں کو جو آزادي دي گئی هے اسکا لازمی نتیجه یہی تها، کونسی وجه بتلائی جاسکتی هے که وه سب کچهه کریں مگر پولیٹکل امور مین رائے دینے کا حق نه رکهیں ؟ مگر هم کو اس وقت (اسلام) کے عهد اولی کا ایک واقعه یاد آگیا هے *

اسلام هی وه تنها مذهبی دعوت هے جس نے عورت کو اسکا اصل درجه هزاروں برسکی غلامی کے بعد دلایا هے، اور یه بارها کها گیا هے ؛ مگر اسطرف شاید کسی کو توجه نہیں هوئی که صدر اول هی میں عورتوں نے پولیٹکل میدانوں میں مردوں کی دوش بدوش کام انجام دئے هیں - آج انگلستان با ایں همه دعواهاے مساوات بین الفریقین عورتوں کو صرف ووٹ دینے کا حق دینے پر بهي راضی نہیں اور اسکے لئے ان بیچاریوںکو کبهی کهڑکیوں کے شیشے توڑنے پڑتے هیں اور کبهی اپنے تئیں کهمبوں سے باندهنا پڑتا هے، لیکن (اسلام) نے عورت کو ابتدا هی میں جو درجه دیا تها اُس نے یہاں تک انکی جرائتیں بڑهادي تهیں که (خلیفه سوم) کی شہادت کے بعد جب اهل مدینه نے (حضرت امیر) علیه السلام کے هاتهه پر بیعت کی هے، تو ایک عورت (خون عثمان) کا دعوی لیکر اُتهه کهڑي هوئی اور (جنگ جمل) کے مشهور معرکے میں ایک فوجی کمانڈر اور پولیٹکل مدعی کی طرح اپنے (هودج) کو لا کهڑا کیا *

یہاں اس امر سے بالکل بحث نہیں هے که حضرت (عائشه) کا دعوا کہاں تک صحیح تها ؟ یه ظاهر هے که انکو دهوکا دیا گیا اور حضرت (امیر) کا برسر حق هونا آئنده کے واقعات سے خود ثابت هوگیا - مگر همیں دکھلانا یه هے که ایک بهت بڑي جماعت صحابه انکے ساتهه تهی، اور جو نه تهی وه انکو برسر غلط سمجهتی هو - مگر یه کسی نے نہیں کها که عورتوں کو اِن پولیٹکل مسائل سے کیا کام ؟ اور تو اور خود حضرت (امیر) نے بهی انهیں یه الزام نہیں دیا - اس سے اندازه کیا جاسکتا هے که آج یورپ جن حقوق کے دینے میں متامل هے - اسلام تیره سو برس پہلے انکا فیصله کرگیا *

اور عورتوں کا پولیٹکل امور میں حصه لینا تو ایک ایسی بات هے جسکی هزاروں شہادتیں تاریخ اسلام میں ملیں گی - البته یه واقعه صدر اول کا هے - صحابۂ کرام کی اسپر تصدیق هے - اور میدان جنگ تک نوبت پهنچی هے اسلئے اسکا خاص طور پر ذکر کیا گیا *

مگر (سفریجٹ) عورتوں کی خبریں پڑهکر همیشه همارے دل پر ایک اور اثر بهی هوا کرتا هے - ایک ملک تو وه هے جهاں عورتیں پولیٹکل حقوق کیلئے جان و مال فدا کر رهی هیں، اور ایک بدبخت (هندوستان) هے - جهان کے مسلمان مردونکو بهی ابهی اس قابل نہیں سمجهتے که کم از کم انگلستان کی عورتوں هی کی همسري کرسکیں اور ابتک کہے جاتے هیں که وقت نہیں آیا - وقت نہیں آیا - اسطرح تو وقت کهبی بهی نہیں آےگا - اور اگر آےگا بهی تو اس حال میں - که اِن کانت الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون (٣٦ : ٢٩)

فما لهاؤلاء القوم لایکادون تفقهون حدیثا !

میدان جنگ میں ایک عشق باز قوم

(از طنین)

اٹلي، جو هاتهه میں شمشیر، اور کاندهے پر بندوق رکهکر افریقه کے ایک دور دراز صوبے کو فتح کرنے کیلئے گئي هے، اُسکي نسبت مندرجه ذیل واقعه نهایت دلچسپي سے پڑها جاے گا —

(بنغازي) سے حال میں جو لوگ واپس آئے هیں وه کهتے هیں که مختلف معرکوں میں جب اطالي مقتولوں کي لاش کو دیکها گیا هے تو ان میں سے اکثرونکي جیب سے خوبصورت لڑکیوں کي تصویریں نکلي هیں، اور بعضوں کي جیبوں میں فحش تصویریں اور مرقعے بهي پائے گئے هیں، ایک اٹالین افسر نے تو اس حالت میں جان دي هے که اپني محبوبه کي تصویر کو هونٹوں سے لگاے بوسه دے رها تها ! میدان قتال صرف اُن جانبازوں کي جگه هے، جنهوں نے وطن اور ملت کے عشق میں اور تمام حیواني عشق بهلا دیے هیں، جو لوگ اپني معشوقه کي برهنه تصویروں کو جیب میں لیکر حمله کرتے هیں، انکي نسبت زیاده سونچنے کي ضرورت نہیں که کب تک میدان جنگ میں ثابت قدم رهیں گے ؟

مقالات

السيد محمد رشيد رضا الحسيني

—*—

اسلام كي موجوده اصلاح و دعوت كي تاريخ كا ايک صفحه

(۳)

يهاں تک كه سنه ۱۹۰۶ كے اوائل ميں انكي خلوص و صداقت اور قوت اصلاح كي آزمايش كا اصلي زمانه آگيا : و لنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين - اب حكام سلطاني كے غيظ و غضب كي كوئي انتها نه تهي' (المنار) ميں (مسئلهٔ يمن) اور (حجاز) پر انكے قلم نے نهيں معلوم (طلسم سراے يلدز) كے كتنے اسرار و خفايا فاش كر ديئے تهے' اور حكام سلطاني كي رشوت ستانيوں كے ناقابل تاويل ثبوت پيش كئيے تهے - سلطاني جاسوسوں كے شياطين نے جب ديكها كه مصر ميں مقيم هونے كي وجه سے (سيد رشيد) دسترس سے باهر هے' تو طرابلس ميں أنكے اعز و اقارب كو ستانا شروع كرديا' جابرانه حكومتوں ميں الزام دهي كا سب سے زياده آسان آله (پوليٹكل سازش) كا اتهام هے' جسكے لئے صرف كسي فرضي شبه يا جاسوسي كا حواله ديدينا كافي هوتا هے' (سيد رشيد رضا) كے مصائب بهي اسي الزام سے شروع هوے' سب سے پہلے أنكے بوڑهے اور بيمار باپ اور بهائيوں پر (سيد رشيد) كے ساتهه كسي نامعلوم پوليٹكل سوسائٹي ميں شركت كا الزام لگايا گيا' اور جبراً پوليس كي مدد سے تمام مكان كي تلاشي لي گئي' جب اسطرح كوئي مفيد مطلب بهانه هاتهه نه آيا' تو دوسرا الزام لگايا گيا كه (عربي خلافت) قائم كرنے والي مشهور' مگر مجهول الحال جماعت ميں انكا باپ بهي شريک هے' اور بوجه مذهبي مقتدا هونے كے عوام كو اس خيال كي دعوة ديتا هے -

(عهد عبدالحميد) ميں (غربي خلافت) كا مسئله بهي منجمله أن فرضي الزامات كے تها' جسے (يلدز) كے جاسوسوں نے اپنے ابليسانه اعمال كي تكميل كيلئے تصنيف كرليا تها' اور جس سے مقصود يه تها كه شام و عرب كے آزاد خيال لوگوں كو پكڑنے اور سلطان پر اپني حسن خدمت ظاهر كرنے كيلئے هميشه ايک ذريعهٔ جاري قائم رهے' يلدز كا شيخ الشياطين (شيخ ابوالهدى) اور مشهور خائن و قاتل ملت (عزت پاشا) ان دونوں نے اس فرضي فتنے كے نام سے هزاروں اهل علم و قلم كو طرح طرح كے شيطاني عذابوں ميں گرفتار كيا اور كروڑوں روپيه سلطان سے وصول كيئے' يه لوگ هميشه اسطرح كي خبروں كا ايک مرتب دفتر بناكر پيش كيا كرتے تهے كه " شام كے فلاں حصے ميں ايک نهايت خطرناک اور فتنه انگيز خفيه انجمن قائم هوئي هے' جبل (لبنان) كي غاروں ميں أسكے جلسے هوتے هيں' فرانس يا انگريزوں كا هاتهه بهي انكي پيٹهه پر هے' انكا مقصد يه هے كه ايک عربي خلافت قائم كي جاے اور عثماني خلافت كا تخت الٹ دياجاے وغيره وغيره " سلطان اس وحشت انگيز خبر كو سنكر كانپ اٹهتا مگر پهر خبر دينے والے كچهه دنوں كے بعد ظاهر كرتے كه " الحمد لله اقبال سلطاني سے هم اس انجمن كے تمام ممبروں كے پكڑنے ميں كامياب هوے' فلاں شخص اسكا رئيس تها اور فلاں سكريٹري' اور فلاں كو بوسفورس ميں غرق كرديا گيا اور اتنوں كو جزائر ميں جلا وطن "

يهي الزام آخر ميں (سيد رشيد) اور انكے باپ پر بهي لگايا گيا' اور جب اس سے بهي تسلي نه هوئي تو حكم ديا گيا كه (سيد رشيد) كو مقاصد سلطاني كے خلاف مضامين لكهنے سے روكو' وه جب تک احكام شاهانه كي تعميل نه كريگا تم لوگ بطور ضمانت كے قيدي رهوگے -

ليكن اس حكم كي تعميل كيونكر ممكن تهي ؟ بالاخر انكا باپ جو عين مرض الموت ميں مبتلا اور نهايت ضعيف و زار تها' اور دونوں بهائي قيد كرليے گئے' اور تمام مكان و جائداد سركاري قبضے ميں آگئي : ۶

عشق ازين بسيار كردست و كند

(سيد رشيد) كے والد اپني زندگي كي آخري گهڑياں شمار كررهے تهے' اور اپني اولاد كو آخري وقت ايک نظر ديكهه لينے كيلئے سخت بيقرار تهے' مگر طرابلس الشام كے شقي اور شيطان قلب حكام نے اتنا رحم بهي جائز نه ركها كه أنهيں أنكے لڑكوں كے ساتهه ايک كوٹهري ميں قيد كياجاے اور كم ازكم مرتے وقت چهوڑ دياجاے كه اپني اولاد كے هاتهوں پاني كے چند قطروں سے محروم نه رهيں' حالانكه اب عنقريب وه أس دنيا ميں جانے والے تهے' جهاں اس دنيا كے ظلم و ستم كا هاتهه نهيں پهنچ سكتا' اور جهاں چند دنوں كے بعد ان ظالموں كو بهي جاكر اپنے اعمال كا حساب دينا هے' آج وه ايک قيدي اور محكوم كی حالت ميں گو دم توڑ رهے هيں' مگر كل ايک تخت عدالت بچهنے والا هے جهاں حاكم و محكوم' ظالم و مظلوم' قيدي و حارس' سب ايک هي صف' اور ايک هي مقام پر كهڑے هونگے' فسيعلمون الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون -

(سيد رشيد رضا) قاهره ميں بيٹهے يه تمام جگر شگاف خبريں سنتے تهے' مگر اف تک نهيں كرتے تهے' انكے صبر و سكوت سے معلوم هوتا تها كه وه گويا پيشتر هي سے ان آنے والے حوادث كے منتظر تهے' اور جو كچهه هورها هے اس سے زائد انكو معلوم تها' بوڑها باپ قيد خانے ميں انكے لئے تڑپ رها تها' مگر يه جا نهيں سكتے تهے' كيونكه اگر جاتے تو فوراً گرفتار كر ليے جاتے' اور جس خدمت ملت كيلئے يه سب كچهه جهيل رهے تهے' أس كا سلسله مسدود هو جاتا' أنكي رهائي اور نجات كيلئے سعي و كوشش بهي بے سود تهي' كيونكه اگر جرم هو تو اسكي مدافعت كي جاے' بے جرمي كے جرم كا كيا علاج ؟

البته ایک علاج ضرور تها' یعنے اعلان کلمۂ حق اور اظہار صداقت و حقیقت سے باز آجائیں' یه ایک ایسا علاج تها که اگر اسکو گوارا کرلیا جاتا تو ایک لمحه کے اندر هي تمام مصیبتوں کا چهایا هوا ابر صاف هو جاتا ' اور پهر دنیوي عیش و تنعم سے یه اور انکے تمام عزیز و قریب مالامال هو جاتے' لیکن (سید رشید رضا) کو اپني زندگي میں کبهي ایک لمحه کیلئے بهي ایسا خیال نہیں آسکتا تها ' اسکے قلب میں اُس (سراج منیر) اور (نور الہي) کي روشني نسلاً بعد نسل منتقل هوتي هوي موجود تهي' جسکے آگے (مکه) کے صنادید قریش نے جب جزیرۂ عرب کي پادشاهت پیش کي تهي که اعلاے کلمة الحق سے اسکے معاوضے میں باز رهے تو اُس نے اپنے شفیق مگر نا سمجهه چچا کو مخاطب کرکے کہا تها : لوجئتموني بالشمس حتى تضعوها في يدی' ما سالتكم غيرها' (اگر تم آسمان سے سورج کو اُتار کر بهي میري مٹهي میں رکهدو جب بهي میں سواے کلمۂ توحید کے دوسري بات منظور نہیں کرونگا) -

اسي اثنا میں (شیخ محمد عبده) کي علالت شروع هوگئي اور چند هفتوں کے بعد انتقال هوگیا' اس ماتم سے (سید رشید) کو ابهي فرصت نہیں ملي تهي که خبر ملي که قید کي سختیوں اور تکلیفوں کو جهیلتے هوے بالاخر اُنکے باپ کا بهي انتقال هوگیا -

هر شخص ان حالات میں اپنے تئیں فرض کرکے غور کرے که (سید رشید رضا) کیلئے یه کیسي سخت ابتلا ' اور کیسي سخت آزمایش تهي' مگر جن لوگوں کو خدا تعالى اپنے بندونکي خدمت کیلئے چن لیتا هے' انکے صبر و ثبات کو اپنے صفات کامله کا پرتو ڈالکر ایسي طاقت بخشدیتا هے که پهر دنیا کي کوئي سخت سے سخت مصیبت بهي اُسے متزلزل نہیں کرسکتي (سید رشید) پر جو کچهه گذرا غور کیا جائے تو اس راه کے بشیرؤں کے حالات کے آگے اسکي کیا حقیقت هے' یہاں تو سر کٹ گئے هیں' اور اُف کرنے کي جگه قتلوں کے هاتهوں کو بوسے دیے هیں !

گریزد از صف ما هرکه مرد غوغا نیست
کسیکه کشته نه شد از قبیلۂ ما نیست

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا' تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون' نحن اولياؤكم في الحيواة الدنيا وفي الاخرة" ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون ((٤١ : ٣٢)

علماے قدیم اور ازهر کي مخالفت

یه مصائب تو حکومت کے جبر و تعدي کا نتیجه تهے ' مگر انهي کے قریب قریب خود مصر کے علماے قدیم اور علی الخصوص (جامع ازهر) کے قدامت پرست اساتذه کي مخالفت اور شورش تهي ' یه عجیب بات هے که مذهب کے آغاز عهد میں مذهبي گروه جس درجه اصلاح و ارشاد کا ذریعه هوتا هے ' دور تنزل میں اُس سے کہیں زیاده ضلالت و حق کُشي کا سرچشمه بنجاتا هے - شاید هي کسي مذهب کو اسکے (علما) اور (رؤساے روحاني) سے بڑهکر کسي گروه نے نقصان پہنچایا هو: دنیا کے امن و انتظام اور حق و صداقت کے قیام کیلئے همیشه یه بے آزرم اور ظلمت پرست فرقه ایک الہي لعنت رها هے - اسلام کي تاریخ میں بهي ابتدا سے اس گروه کے تعصب و اوهام سے رخنے پڑے هیں اور جب کبهي حق اور صداقت کي کوئي آواز بلند کي گئي هے تو (شیطان) نے سب سے پہلے علما هي کو اپنا آلۂ کار بنایا هے ' اسلام کا سب سے بڑا کارنامه یه تها که اُس نے اس فرقے کے استیلاء و تسلط سے دنیا کو نجات دلائي : ما كان لبشر ان يؤتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عباداً لي من دون الله' ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب وبما كنتم تدرسون - (٣ : ٧٤) [کسي انسان کو یه حق حاصل نہیں که خدا اسکو اپني کتاب اور عقل و حکمت اور نبوت عطا کرے اور وه لوگوں سے کہے که خدا کو چهوڑ کر میري بندگي" کرو بلکه اسکا تو یه قول هوگا که خدا پرست بنو ! کیونکه تم دوسرونکو کتاب (توراة و انجیل) کي تعلیم دیتے رهے هو اور خود بهي ان کتابوں کو پڑهتے هو]

عیسائي مذهب کو سب سے زیاده اسکے علما اور روحاني پیشواؤں نے غارت کیا ' اور پهر اسکي باگ اپنے هاتهوں میں لیکر اسطرح حکمراني کي که دنیا کے عهد مظلمه ((مڈل ایجز)) کي تاریخ مسیحي علما کے مظالم پر ابتک خون کے آنسو روتي هے اسي لئے (قرآن مجید) نے اس آیت ' نیز اسکے هم معنے آیات میں زیاده تر اهل کتاب کے علما کو الزام دیا اور کہا که انهوں نے اپنے روحاني تسلط کو یہاں تک بڑها دیا هے که گویا خلقت نے خدا کي پرستش چهوڑکر اپني بندگي کرتے هیں - اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله اور (عدی بن حاتم) کا مشهور سوال و جواب اسکا شاهد هے" لیکن یه کتنے تعجب کي بات هے که تهوڑے هي دنوں کے بعد اسلام کي قسمت ایسے هي علما کے هاتهوں میں آئي " اور آجتک بظاهر اسکے سیاه و سفید کے مالک یهي آلوده اور سیاه هاتهه هیں - مصر میں (جامع ازهر) ایک بہت بڑا علماے قدیم کا مرکز هے ' اسکے اساتذه اور مدرسوں کي حالت کچهه هندوستاني مولویوں سے اچهي نہیں هے' بلکه اس لحاظ سے زیاده افسوس ناک هے که یہاں مولویت مفلس هے اور وهاں بقیه اسلامي حکومت کے اثر اور کثرت ارقاف و اجراے احکام شرعیه کے سب سے دولت مند اور [illegible] (سید جمال الدین) کو (جامع ازهر) کے (شیخ) کے مظالم [illegible] انکے بعد (شیخ محمد عبده) نے ساري زندگي [illegible] مگر انکے جور و جفا سہکر بسر کي ' (خدیو) اور (لارڈ کرومر) انکي پشت پر تها ' خود ایک اعلی درجے کے عهده دار تهے اور تقریباً تمام امرا و حکام زیر اثر اسلئے کسي کي مخالفت چل نہیں سکتي تهي ' [illegible] بهي (ازهر) کي اصلاح سے عاجز آکر ایک دوسرا مدرسه (دار العلوم) قائم کرنا پڑا ' انکے بعد (سید رشید رضا) کي باري آئي یه ایک

ناموران غزوهٔ طرابلس

بلکہ غریب الحال طالب العلم تھے ' اور علما کے جہل و جمود پر انکے حملے بھي (المنار) کي روجه سے جلد جلد ظہور میں آنے اور علم اشتغال کا باعث ہوتے تھے " نتیجه یه نکلا که تمام ازہر کا جتھا انکي مخالفت پر متفق ہوگیا " اور روز طرح طرح کي نئي تدبیریں عمل میں آنے لگیں ' میرے ایک دوست جو (ازہر) کے تعلیم یافته ہیں اور اُس زمانے میں طالب علمانه ازہر میں مقیم تھے' کہتے ہیں : که اُس زمانے میں نه صرف علماے ازہر' بلکه تمام زاویوں کے طلبا بھي (سید رشید) کے خون کے پیاسے تھے' ایک دن تمام ازہریوں نے خفیه کمیٹي کي' اور یه طے کرلیا که (سید رشید) کو کسي نه کسي طرح قتل کردیا جاے' میں بھي اُس مجمع میں شریک تھا' اور گو (شیخ) کي شاگردي کي وجه سے (سید رشید) سے محبت و ارادت رکھتا تھا ' مگر سواد اعظم کي مخالفت کي قدرت نه دیکھکر خاموش رہا کرتا تھا ' میں اُسکے بعد دوڑا ہوا (سید) کے پاس آیا اور اس خوني مشورے سے مطلع کرکے سمجھایا که آئنده سے تنہا (ازہر) میں جانا اور تنگ و تاریک گلیوں سے گذرنا ترک کردیں اور مناسب سمجھیں تو (شیخ) کے ذریعه حکومت کو اطلاع دیں' لیکن (سید رشید) نے اس بے پروائي سے یه تمام باتیں سنیں اور اسطرح ٹالدیا' گویا انکو اپني موت و حیات کے مسئله پر سرے سے کوئي توجه هي نہیں ہے !

بات یه هے که جن نفوس قدسیه نے اپني زندگي راه الہي میں قربان کردي ہے' وه گو چلتے پھرتے نظر آئیں' لیکن في الحقیقت (موتوا قبل ان تموتوا) کي دائمي موت انپر طاري ہے' اس زندگي کی فاني زندگي کو وه پہلے هي ختم کرچکے هیں' دشمنوں کے حربوں اور خون بہانے والے اوزاروں سے اُنہیں کیا ڈر ہو؟ و لنعلم ما قیل -

منای دعیني في الھوی متعلقا
فقدمت' الا انني لم یزر قبري
من شاء ان ینظر میتة' یمشي علی العشاق -
زندهٔ کش جاں نباشد دیدهٔ ؟
گر ندیدستي بیا' مارا به بین

انکي زندگي موت ہے' اور مرنا حیات جاوداني : ولا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله اموات' بل احیاء' ولکن لا تشعرون - (۲ : ۱٥٠) -

---

نامور مجاهد عثماني فتحی بک

بک موصوف اعلان حرب کے وقت تیونس کے عثماني قنصل میں نائب قنصل تھے' فوراً بھیس بدلکر طرابلس چلے گئے' اور آجکل طبرق میں مقیم هیں *

شیخ المجاهدین' محبوب الاسلام والمسلمین

البطل العظیم غازي انور بک

متع الله الاسلام والمسلمین بحفظ وجوده وطول حیاته

(۱)

طرابلس کے مختلف حصوں میں آج افواج مجاهدین کے عجیب الهیئة خیموں کي ایک بستي آباد ہے..............

....

یه رهي فوج هے جو افریقه کے ریگستان وحشت سے نمودار هوي' اور بیسویں صدي کي ایک متمدن فوجي چھاؤني کے سامنے کھڑي هوگئي' وه راه کو خوف و خطر سے محفوظ سمجھکر دوڑ رهي تھي' لیکن اسنے اپنے نیزوں کو کھڑا کرکے روکدیا که اپني جگه پر ٹھیر جاؤ اور ایک قدم بھي آگے نه بڑھاؤ !

لیکن اس اعجوبه زا افواج کا سراغ کس نے لگایا ؟

نہیں معلوم ایک عظیم الشان اسلامي نامور نے کس قدر گرم آنسو (صحرائے لیبیا) کي تپتي هوئي زمین پر گرائے هیں' اور اپنے مقدس پانؤں کو کتنے عرصے تک کے لئے دشت نوردي کے مصائب و آلام کیلئے وقف کردیا ہے' جب کہیں جاکر یه جنود الہي' یه جیش صداقت' یه فوج ملائک اوصاف جمع هوي !

(غازي انور بک) نے جب طرابلس میں قدم رکھا ہے تو کیا حال تھا ؟ ایک لق ودق صحراے ہولناک ! ایک وحشت انگیز ریگستان افریقه ! جسمیں انساني وجود کا کہیں نام و نشان نه تھا ' آسکي نظریں جہاں تک کام کرتي تھیں تودہھاے ریگ ' اور بگولهھاے صحرائي کے سوا اور کچھه نظر نہیں آتا تھا ' وہ جہاد ودفاع کے تصور میں ہفتوں یہاں کي ریگ زار پر روتا رہا -

لیکن اسکا شجیع اور عظیم دل نا امیدي کے لئے نہیں ' بلکه کامراني کیلئے پیدا ہوا ہے ' وہ مایوس نہیں ہوا ' آسکي راہ میں جس قدر موانع اور رکاوٹیں پیش آئیں ' اُنکي اُسنے تحقیر کي ' اور مشکلوں کے ہجوم کو ہنسکر ٹالدیا ' اور پھر کمر ہمت باندھکر طراف و جوانب کے قبائل میں دعوتِ جہاد شروع کردي که (یا قومنا ! اجیبوا داعي الله !) دنیا کي کونسي سخت سے سخت مصیبت ہے جو اس (داعيِ حق) کو اس کام میں پیش نہیں آئي ' مگر ہر مایوسي جو سامنے آتي تھي ' وہ اسکي سمند ہمت پر ایک نئے تازیانے کا کام دیتي تھي ' یہاں تک که چند دنوں کے بعد وہ تن تنہا فرد مقدس - جو بادیه نشین قبائل کے خیموں اور گشتي بازاروں میں روتا ہوا پھر رہا تھا - جب واپس ہوا تو جنود الہي کي عظیم الشان صفیں اسکے یمین و شمال نیزے بلند کئے ہوے چلی آرہي تھیں [اذا جاء نصرالله والفتح ' ورایت الناس یدخلون في دین الله افواجا (۱۱۲ : ۳)]

وهي تن تنہا فردِ مقدس ' دشمن کے بے شمار لشـکر کے سامنے حریفانه و مساویانه آکر کھڑا ہوگیا ' اور پھر پورے نو مہینوں کے اندر ایک دن بھي شکست و ہزیمت اسکے دامن عزت پر دھبه نه لگا سکي -

تمام اهل عرب - جنکو عثماني خلافت کا قدیمي مخالف سمجھا جاتا تھا - اوامر سلطاني کے آگے پوري اطاعت و فرماں برداري کے ساتھه جُھک گئے ' اور آج عثماني فوج کے مفہوم میں بلا کسي اختلاف و شبہه کے عربي افواج داخل ہے -

اجتماع قبائل عرب اور انور بک کي مشکلات

عربي فوج کے مرتب کرنے میں جو مشکلیں اجتماع کے بعد پیش آئیں ' وہ ابتدائی مشکلات سے کم نه تھیں ' سب سے پہلي مشکل مختلف قبائل کي عربي عصبیت ' اور انکي باهمي بغض و مخالفت تھي جو نسلاً بعد نسل قدیم سے چلي آتي ہے ' قبائل کي جنگ سرزمین عرب کي ایک ملکي خصوصیت ہے ' اور آج بھي ویسي هي موجود ہے ' جیسي تیرہ سو برس پہلے (بکر و وائل) کي معرکه ارائیوں میں موجود تھي ' انہیں لڑائیوں سے (عرب بادیه) کے خون کي بے میلي اور اصلیت کا آج مورخ پته لگا سکتا ہے ' ورنه شہري زندگي کي (عربي پر امن و صلح زندگي) میں عربیت کے جوہر دبے ہوے ' او آمیزش سے پاک نہیں ہیں -

غازی (انوربک) کے مقاصد کیلئے یه باهمی تباغض سخت مایوسي بخش تھا ' مگر اُسنے مشکل کے ظہور کے ساتھه هي اُسکا علاج بھي تجویز کرلیا ' یه علاج وهي علاج قدیم تھا ' جس کے ذریعه کبھي حجاز کے ٹوٹے ہوے قبیلے باہم جوڑے گئے تھے ' یعني تمام قبیلوں کو مختلف موثر اور دل میں اُتر جانے والے طریقه سے سمجھاکر (جو اس اعجاز آفریں سحر بیان کا وصف مخصوص ہے) اُن میں باہم رشته داریاں قائم کرادیں ' اور ایک قبیلے نے دوسرے قبیلے کو اپني لڑکیاں دیدیں اور دوسرے کي لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کا عقد کردیا ' اور اسطرح اس دعوۃ جہاد کي بدولت صدیوں کي عداوتیں اور دشمنیاں ' عہد اخوت و مودت سے بدل گئیں - في الحقیقت یهه ایک بہت بڑا احسان الہي تھا ' جسکو خدا نے اپنے ایک محبوب بندے (انوربک) کے ہاتھوں پر ظاہر کیا - جس دین الہي کي حفاظت کیلئے اُس نے اپني حیات عزیز وقف کردي ہے ' ضرور تھا که اُس دین کے (داعي اول صلعم) کے فضائل و خصائص کے انوار کا پرتو اسکے قلب پر بھي عکس ڈالتا ' (انوربک) کا وجود نور محمدي کے انوار رباني کي ایک تجلّي ہے : و اذکروا نعمة الله علیکم ' اذ کنتم اعداءً ' فالف بین قلوبکم ' فاصبحتم بنعمته اخوانا (۳ : ۹۹) -

صحراے لیبیا میں فنون جنگ کي درسگاہ

دوسري مشکل قبائل کي بے نظمي اور اصول جنگ سے ناواقفیت تھي که وقت نازک ' فرصت مفقود ' دشمن کے گولوں کي بارش سر پر ' اور ایک صحرائي بھیڑ اپنے صحرائي خنجروں کو لئے ہوے جمع تھي لیکن توفیق الہي اپنے جن برگزیدہ بندوں کو کارہاے عظیمه کیلئے چن لیتي ہے ' انکو مشکلوں پر حکومت و طاقت بھي بخشدیتي ہے ' (غازي انوربک) نے بغیر اسکے که ایک لمحه بھي فکر و تردد میں ضائع کرتے ' فوراً تمام قبائل کو چند پلٹنوں میں تقسیم کردیا ' اور ہر پلٹن کي تعلیم کیلئے ایک افسر مقرر کرکے شب و روز قواعد کراني شروع کرادي ' خود [illegible] نے جب معلوم کرلیا که بغیر ان قواعد کے سیکھے ہم دشمنوں [illegible] جواب نه دیسکیں گے اور انکي ابتدائي دست برد کا انتقام نہیں لیا جاسکے گا ' تو خود اُنکے اندر جوش و غیرت نے ایک ایسي خارق عادت ذہانت اور قوتِ اخذ و تحصیل پیدا کردي ' که مہینوں کي مشق ایک چوبیس گھنٹے کے اندر حاصل کرنے لگے ' قبائل کي باهمي رقابت سے بھي اس موقعه پر بڑي مدد ملي ' (انوربک) نے اعلان کردیا که جو قبیله پہلے قواعد جنگ کے امتحان میں کامیاب ثابت ہوگا اسکو عزت و ناموري کے نشان کے طور پر ایک طلا کار اطلس کا علم دیا جایگا ' یه سنتے هي ہر قبیله مسابقت کي کوشش کرنے لگا ' اور شب و روز پورا وقت فوجي نقل و حرکت اور قواعد کے سیکھنے اور مشق میں صرف ہونے لگے ' معلم تھک جاتے تھے ' لیکن سیکھنے والوں کي همت ہر آن بڑھتي جاتي تھي ' اسي اثنا میں جب (اطالیوں) کي جراتوں نے ایک دو قدم آگے بڑھاے اور بم کے گولے بکثرت آنے لگے ' تو قبیلۂ (حسا) نے ایک

دن هجوم کرکے حملہ کردیا ' اور سینکڑوں اطالیوں کو تلوار کی گھاٹ اتار کے بقیۃ السیف کو کوسوں دور بھگادیا ' (انور بک) نے اس کارنامے کی بڑی قدر کی اور اس قبیلے کو اپنا وضع کردہ نشان عزت (اطلسی علم) عطا فرمایا -

دوسرے قبائل نے جب (قبیلۃ الحسا) کے خیموں پر اس طلا کار اور افتخار بخش علم کو لہراتے دیکھا تو (انور بک) کے پاس دوڑتے ہوے آے اور کہا کہ ہمکو بھی موقعہ دیا جاے کہ اس (علم) کے لینے کا استحقاق ثابت کریں اور ایک آزمایشی کام سپرد کیاجاے" یہاں تو اسی بات کا انتظار تھا ' کمانڈر نے کہا کہ تمہارے آگے تمام راستے کشادہ ہیں اور تلوار اگر پیاسی ہو تو ظالم دشمنوں کے خون کی کمی نہیں -

اسلحۂ جنگ کا انتظام

رات کے وقت' جبکہ اٹالین کیمپ طرابلس پر قابض ہونے کی خوشی میں بکثرت (میلانو) کی شراب پی کر بدمست پڑا تھا ' اور افسر (روما) کی نظارت جنگ کے بخشے ہوے انعامات اور تمغوں کے خواب دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے" یکایک عرب قبائل کے صحرائی نعروں کی گونج سے ایک زلزلۂ عظیم محسوس ہوا (ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا هم خامدون ٣٦ : ٢٨) نہیں معلوم خوف و رعب نے اُن میں سے ہر فرد کے کان میں ایک ہی صدا کیا پہنچادی تھی کہ نہ تو کسی نے ایک قدم آگے بڑھکر تحقیق کیا" اور نہ حملہ آوروں کے تعاقب میں جو پڑگئے تھے' انہوں نے کوئی گولی خالی کی' بلکہ جس طرف جس کو راہ ملی' چند لمحوں کے اندر بے تحاشا بھاگ گئے' اور پورا اٹالین کیمپ خالی ہوگیا !

(اذ یوحی ربك الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین آمنوا ' سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان ٨ : ١٢)

اطالیوں کی جبن و نامردی نے اهل عرب کو انکے اولین حملے ہی میں فتح و نصرت کی ایسی چاٹ لگادی ' کہ اب میدان قتال انکے آگے بچوں کا کھیل بنکر رہگیا ' قاعدہ ہے کہ پہلے مقابلے کا اثر آخر تک میدان جنگ میں کام دیتا ہے ' لیکن خوش قسمتی سے اهل عرب کا ابتدائی حملہ اسقدر بے خطر اور آسان ثابت ہوا کہ دشمنوں کی طرف سے انکے دلوں میں اگر کچھ رعب و هراس تھا بھی تو وہ ہمیشہ کیلئے نکل گیا ' بغیر کسی نقصان کے انہوں نے کھیلتے کودتے ایک پوری اٹالین پلٹن برباد کردی اور بکثرت مال غنیمت ساتھ لئے ہوے (جسکے ملنے کے بعد محال قطعی ہے کہ عرب کا بچہ پھر جنگ سے باز رکھا جاے) اور وطنی گیت گاتے ہوے عثمانی کیمپ میں واپس آکر (کمانڈر) کے سامنے اپنی فتوحات ڈھیر کردیں -

اس مال غنیمت میں ٨٠٠ سے زیادہ تو بندوقیں تھیں ' اور اور قسم کی اشیا اسکے علاوہ -

ان بندوقوں کی لوٹ سے (انور بک) بہت خوش ہوئے ' کیونکہ عمدہ اسلحہ کی کیمپ میں بہت کمی تھی ' اور جسقدر بندوقیں تھیں وہ زیادہ تر پرانی قسم کی تھیں جنکے چھوڑنے سے بکثرت دھواں نکلکر پھیل جاتا ہے - (انور بک) نے حکومت کے نام سے فوراً انکا نیلام کردیا اور سب کی سب عثمانی گینی پر فروخت کردی گئیں -

اس خدمت کے صلے میں انکی آرزوے دلی کے مطابق (طلا کار اطلسی علم) انکو عطا کیا گیا -

اسکے بعد تو ہر قبیلہ اُس (علم) کیلئے اٹھنے لگا اور دشمنوں پر برق هلاکت بنکر گرنے لگا ' روز کوئی نہ کوئی قبیلہ دشمن کی طرف نکل جاتا ' اور بکثرت مال غنیمت اپنے خون آلود نیزوں اور خون ٹپکاتی ہوئی سنگینوں کے ساتھ لاکر انبار لگا دیتا ' ہر قبیلے کی کوشش ہوتی کہ دوسروں سے زیادہ تعداد میں دشمنوں کو قتل کریں اور سب سے زیادہ مالِ غنیمت (انور بک) کے سامنے انبار کرسکیں تاکہ شجاعت و وطن پرستی کا اعلی سے اعلی نشان اور تمغہ صرف ہمیں کو حاصل ہو' یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصے کے اندر عثمانی کیمپ میں ١٥ - ہزار سے زیادہ قیمتی اور جدید ایجاد کی بندوقیں جمع ہوگئیں ' یہ وہی کیمپ ہے ' جسکے پاس چند دنوں پہلے ایک ٹوٹا ہوا برچھا بھی نہ تھا ! (واذکروا اذ انتم قلیلٌ مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فآواکم و ایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبات لعلکم تشکرون ٨ : ٢٧)

جنگ کیلئے پہلی ضرورت فوج کی تھی' پھر اُسکی تعلیم کی' اور پھر اسلحۂ جنگ کی' تو ابتدائی دو ضرورتوں کے پورا ہونے کے بعد رحمت الہی نے اسلحۂ جنگ میں سے بندوقوں کا یوں انتظام کردیا !

توپیں کیونکر مہیا کی گئیں ؟

لیکن اسلحۂ جنگ میں سب سے زیادہ قیمتی' عسیر الحصول' اور ضروری شے (توپوں) کی فراہمی تھی -

(غازی انور بک) نے ایک نیا اعلان تمام قبائل کے خیموں میں شائع کردیا کہ " جو قبیلہ آیندہ سے تم میں ایک توپ بھی دشمن سے چھین کر لائیگا اُسے (هیرو) کا لقب دیا جائیگا "

لیکن یہ کام آسان نہیں تھا -

مشکل یہ تھی کہ اطالی دن کے وقت تو توپیں اپنے مورچوں میں لگادیتے تھے' لیکن جہاں رات آئی' نہیں معلوم پیشتر ہی سے کیوں اسقدر خائف ہوگئے تھے کہ فوراً تمام توپیں ساحل کے کیمپ میں لیجا کر پہنچادیتے تھے' تاہم اهل عرب کے جوش اور شوقِ حصولِ خطاب کے آگے اب کوئی مشکل' مشکل نہ تھی' اس اثنا میں شہر کے باشندوں کے بائیکاٹ کردینے اور پانی کی قلت کی وجہ سے اطالی مجبور ہوے کہ اپنی جگہ سے حرکت کریں اور عثمانی قیامگاہ کی جانب کچھ بڑھکر پڑاؤ ڈالیں (انور بک) نے جب یہ خبر سنی تو حکم دیا کہ عربی فوج آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنا شروع کردے مگر اسطرح' کہ دشمن محسوس نہ کرسکے -

کارزار طرابلس

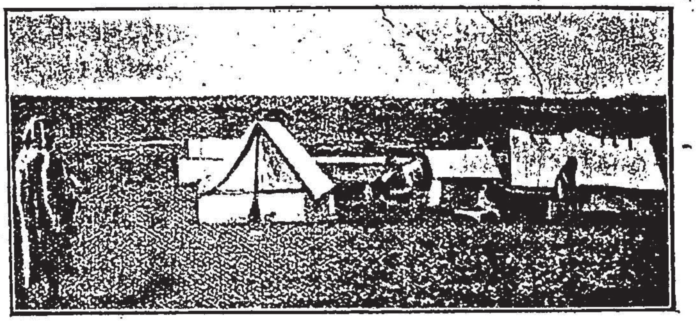

عزیزیه کے عثماني کیمپ میں شفاخانه

اتالین بے خوف و خطر آگے بڑھتے آئے کیونکه اپنے حریف کا انھوں نے کھیں نشان نه پایا ' یہاں تک که جب ایک میل کا فاصله درمیان میں رهگیا ' تو (هیرو) کے نئے لقب کے مشتاق اهل عرب' زیاده صبر و انتظار نه کرسکے -

توپوں کي فتوحات

فوراً (قبیلة الحسا) نے سامنے سے اور قبیلهٔ (درسه) نے پہلو سے ایک ساتھه حمله کر دیا ' اور خاندان (منهوز) کے جان بازوں نے عقب میں پہنچکر بھاگنے کي راه بند کردي - اب موت سے کانپنے والے اطالیوں کو موت هي کي صورت هر طرف نظر آتي تھي - بندوقوں کي باڑھه' سنگینوں کي نوک' تلواروں کي دھار' اور سب سے زیاده مهیب اسلحه ' مجاهدین کا مردافگن نعرهٔ تکبیر؛ یهي شکلیں تهیں جنکے بھیس میں موت چمک چمک کر نمودار هوتي تھي' اور نظروں کو خیره کرتے هوے اپنا کام کر جاتي تھي ؛ (قل ان الموت الذي تفرون منه فانه ملاقیکم' ثم تردون الى عالم الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون ۶۲ : ۹) -

اسي دار و گیر میں قبیله (القواعر) کي بن آئي ' وه صفیں درهم و برهم کرتا هوا دشمنوں کے قلب میں آتر گیا ' اور جس جگه انکا توپخانه نصب تها وه صرف دو تین گز کے فاصلے پر رهگیا ' شیخ قبیله نے پکارا که خلعت ناموري حاصل کرنے کا اصلي وقت یهي هے' جس طرح بنے توپوں پر قبضه کرلو ' سنگینوں کي نوکوں سے دشمنوں کو هٹاتے هوے قبیله کے جانباز بڑھتے گئے ' توپچیوں نے جب دیکھا که پہلو کي فوج تڑپ رهي هے ' اور ملک الموت صحرائي صورتوں میں آنکے قریب بھي آگیا هے تو آنکي عقلیں خبط هوگئیں ' سب کے سب توپوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے !

قبیله (نواعر) نے باتري پر قبضه کر لیا اور دیکھا تو آنکے خچر بھي قریب هي موجود تھے ' فوراً تمام توپیں لیکر مع دیگر بے شمار مال غنیمت کے اپنے کیمپ کي طرف روانه هوے اور دوسرے هي دن صحرا میں ایک ساده اور سنجیده رسم کے ادا کرنے کے بعد انکو (هیرو) کا لقب دیا گیا -

---

مصر کي ڈاک

العلم (قاهره) کے تار

اهل عرب کي طرابلس میں کانفرنس

اور اسپر حلف، که صلح کبھي قبول نه کرینگے

(اٹلي کا افلاس)

(بقبق ۲۳ جون) اطالیوں نے (قویضه) (طلمیه) اور (طوکره) تینوں مقاموں پر ساحلي بیڑه سے ۳۲۰ گولے پھینکے ' مگر صرف اول الذکر مقام میں ایک عرب شهید هوا ' اور اور تمام گولے بیکار ضائع گئے -

(بنغازي) میں اطالیوں نے جب مشهور کیا که عنقریب اٹلي اور ترکي میں صلح هونے والي هے تو تمام اهل عرب میں تشویش و بے چیني پھیل گئي ' آج تمام سنوسي زاویوں (خانقاهوں) کے مشائخ اور اهل عرب کے سرداران قبائل عثماني کیمپ میں جمع هوئے اور سب نے بالاتفاق مندرجه ذیل مواد پر " باهم قسم کھائي اور سخت سے سخت حلف سے اسے مستحکم کیا -

" هم خدا کو حاضر و ناظر یقین کرکے' اسکو اور آسکے تمام ملائکه کو اپنا شاهد قرار دیتے هیں که هم هرگز اٹلي سے ایسي صلح منظور نهیں کرینگے ' جس سے اس ملک میں کسي طرح کي مداخلت بھي آسے حاصل هوسکے ' خواه وه مداخلت کسي شکل اور بنیاد پر هو - اور هم سواے اس صورت کے اور کسي صورت پر راضي نه هونگے که طرابلس همیشه ایک خالص اسلامي اور عثماني ولایت باقي رهے' اگر ایسا نهوا تو آخر تک تلوار همارے هاتھه میں رهیگي ' اور جب تک ایک فرد واحد بھي صحرا میں باقي رهیگا همارا مقابله ختم نهوگا " -

تمام ترک افسر اور سپاهي بھي اس عهد میں انکے ساتھه هیں' اٹلي باب عالي سے اگر کوئي معاهدهٔ صلح کر بھي لے تو اس سے کیا فائده آٹھاسکتي هے جب که خود اهل ملک اور انکي ساتھي عثماني فوج مانئے کیلئے بالکل طیار نهیں' اور طیار بھي کیونکر هو' جب که وه اچھي طرح اپني قوت اور عظمت کا مستقل تجربه کرچکي هے اور دشمن کا خوف و هراس اور شورش و اضطراب اسپر هر لمحه ظاهر هوتا رهتا هے -

(بنغازي) میں معتبر ذرائع سے مشہور ہورہا ہے کہ جنرل (بریکولا) اٹالین کمانڈر فوج شدت افلاس سے سخت گھبرا گیا ہے اور مجبور ہوا ہے کہ (خواجہ ہارون متري) مشہور یہودي مہاجن سے ایک رقم کثیر قرض لے -

مرسیو کولیرا مالک (النیل) کي واپسي

عثمانی کیمپ میں

گذشتہ نمبر میں ہم نے مصري معاصر (النیل) کے حوالے سے لکھا تھا کہ موسیو (کولیرا) ایک دورہ کرنے والي جماعت کے ساتھہ نکلکر مفقود الخبر ہوگئے ہیں ' لیکن ۳ جولائي کے (النیل) میں خود (موسیو کولیرا) کي بھیجي ہوي تار برقي چھپي ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مع ایک عثماني فتح کي بشارت اور چند اٹالین قیدیوں کے عثماني کیمپ میں مع الخیر واپس آگئے ہیں -

اعلام سلطاني کي مشایخ سنوسیہ میں تقسیم

صحرا میں ایک مقدس اور موثر رسم کي تقریب

(۱۷ - ربیع الثاني) کے تاریخ ہمارے کیمپ میں ہمیشہ یادگار رہے گي ! (غازي انور بک) کے معجزانہ اعمال میں سے ایک عجیب و غریب کام صحراے لیبیا کي لق و دق ریگستان میں ایک شاندار (مسجد جامع) کي تعمیر ہے ' ابھي ہم لوگ اس مسجد میں نماز عصر سے فارغ ہي ہوے تھے کہ فوجي ترانے کي آواز کانوں میں آنے لگي ' اور بگل کي آواز نے تمام کیمپ کو مسجد میں جمع ہوجانے کا حکم دیدیا ' تھوڑي دیر کے بعد (قولغاسي احمد افندي شاہین) مصري کے ماتحت مجاہدین کي پلٹنیں نمودار ہوئیں ' انکي فوجي حرکت ' سپاہیانہ قدم راني ' اور افسر کے احکام کي صحیح تعمیل ' ایسي بہتر سے بہتر اور اعلی سے اعلی حالت میں تھي جسکو دیکھکر شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ گروہ ابھي ابھي کسي سب سے بڑے جنگي کالج سے سند لیکر نکلا ہے ' حالانکہ جو جماعت عربي ذہانت و قابلیت سے متصف ہو ' اور پھر

ایراني مجاہدین

آنکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۹ جون کو آنکے ساتھیوں کا ایک اٹالین رجمنٹ سے مقابلہ ہوگیا جو بیچکر کسي دوسري طرف نکل جانا چاہتي تھي ' کچھہ دیر تک تو دشمنوں نے ثابت قدمي دکھلائی لیکن پھر اپني عادت کے مطابق قیدیوں لاشیں میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے -

عثماني جماعت کا نقصان اس مقابلہ میں ۱۲ - سے زیادہ نہیں ہوا اسمیں سے بھي صرف ۸ شہید ہوے اور ۴ زخمي ہیں جو عنقریب اچھے ہو جائیں گے -

جو اطالي اس مقابلے میں قید کرلے گئے آن میں ایک شخص ۸ ویں پلٹن کے ۶۰ ویں رجمنٹ کا مترجم ہے -

عثماني کمانڈر نے اپنے عام اصول کے لحاظ سے ان قیدیوں کے ساتھہ بھي نہایت نرمي اور شفقت کا سلوک کیا -

(انور بک) جیسے دنیا کو متحیر بنادینے والے انسان کے ساتھہ آٹھہ مہینے رہ چکي ہو اسکي کوئي بات تعجب انگیز نہیں ہوسکتي -

فوج کے بعد اس رسم کے اصلي اشخاص مسجد کي صحن میں نمودار ہوے ' یہ طریقۂ (سنوسیہ) کي مشہور خانقاہوں کے مشائخ تھے ' جنمیں سے ہر ایک کي انگلیوں میں نہیں معلوم افریقہ کے کتنے انسانوں کے دلوں کي باگیں اٹکي ہوي ہیں ' انکي لنبي لنبي اور ڈھیلي عبائیں ' خشک اور زاہدانہ چہرے ' اونٹھہ کے بالوں سے بنے ہوے سروں پر سمادے ' اور سکون و وقار کے ساتھہ آہستہ آہستہ قدم راني ' ایک ایسا موثر اور رعب انگیز منظر تھا ' جو تاریخ عرب کے پرانے صفحوں کو نظروں کے سامنے متشکل کردیتا تھا -

جب تمام لوگ اپني اپني جگہہ بیٹھہ گئے ' تو سب سے پہلے قرآن مجید کي بعض سورتوں کي تلاوت کي گئي پھر بعض ادعیۂ ماثورہ کے بعد اعلان کیا گیا کہ "آجکي صحبت اسلئے منعقد ہوئي ہے

که (اعلی حضرت سلطان المعظم) نے حضرات (مشائخ سنوسیه) کیلئے بطور نشان اعزاز و افتخار و سند خدمات اسلامي و وطني جو (علم) روانه فرماے هیں وه فوجي اعزاز کے ساتهه تقسیم کئے جائیں"

اسکے بعد سوله افسر اُن (علموں) کو اُتهاے هوے (غازي انور بک) کے پاس لیکر آئے' وه پہلے هر ایک علم کو اپني آنکهوں سے لگاتے تہے اور اُسکے بعد ان جملوں کے ساتهه مشائخ کے کاندهوں پر رکهتے تہے که : هدیة من لدن مولانا امیرالمومنین وخلیفة رسولنا الامین' تمام مشائخ تعظیم سے جهک جاتے تہے اور احسانمندي و شکر گذاري کے الفاظ کهتے هوے قبول کرتے تہے -

جب یه کارروائي ختم هوگئي' تو پهر فوجي ترانه سامعه نواز هوا' اور تمام حاضرین کی نهایت خوش ذائقه حلوے کي طشتریوں سے تواضع کي گئي اور مغرب سے پیشتر تمام مشائخ و مجاهدین نعرهٔ تکبیر و تهلیل اور دعاے فتح و نصرت کي صدائیں بلند کرتے هوے واپس گئے -

جن مشائخ میں یه (علم) تقسیم کے گئے انکي فهرست حسب ذیل هے اگرچه انکے علاوه اور بهی بیسوں مشائخ میدان جهاد میں شریک هیں لیکن اِن حضرات سے غیر معمولی شجاعت اور خدمت ظاهر هوي اسلئے بخاص طور پر مستحق اعزاز قرار پاے :

السید السنوسی الجبالي شیخ زاویة درنه
السید محمد العلمي „ „ البیضه
السید حمید بن عمود „ „ قفنطه
السید محمد الدردقي „ „ شحات
السید محمد الغزالی „ „ قرت
السید عبد القادر بدر „ „ بشاره
السید محمد الحبیب „ „ المرازیف
السید عبد الله أبو سیف „ „ ماره
السید عبد الله الفوکاش „ „ مرتوبه
السید وضیوه الفرکاش „ „ أم ازرم
السید ادریس بوفاریس „ „ أم حضین
السید عبد الله ابو حسین „ „ المخیلي
السید السنوسي الجبالي „ „ العزیات
السید محمد الصغیر „ „ أم برکه
السید هدیوه الغماري „ „ الحمامه
السید عبد الرحمن العجالي „ „ العجالي

ایک کردي والنٹیر کي میدان جهاد سے واپسي

طرابلس کے تازه ترین حالات

ترکي سے جو (والنٹیر) طرابلس گئے تہے' اُن میں ایک جوان غیور و اسلام پرست (برهان الدین) آفندي تها جو حال میں طرابلس سے بغرض علاج واپس آیا هے اور اسکندریه میں قسطنطنیه جانے کے خیال سے مقیم هے (العلم) کے نامه نگار نے اس موقعه کو غنیمت سمجهکر اس سے نهایت دلچسپ حالات دریافت کیے -

(برهان الدین) نسلاً (کردي) هے' مگر عربي نهایت رواني سے بولتا هے ؛ عمر چالیس کے قریب هے' اور ترکي اور فرنچ سے بهي اچهي طرح واقف هے' کُردستان کے ایک مشهور معزز خاندان کا ممبر هے' تحصیل علوم کي غرض سے قسطنطنیه میں مقیم تها که اعلان حرب کي خبر نے مضطر کردیا اور وزارت جنگ سے اجازت لیکر طرابلس چلا گیا - اُسکے بیانات حسب ذیل هیں :—

(صلح) کي نسبت اُس نے کها که یه سراسر خبط اور جنون هے' طرابلس کے تمام عرب اور ترک بلا استثنا متفق هیں که جب تک ایک انچ زمین بهي خاک وطن کي اٹلي کے قبضے میں باقي رهے گي - تلوار هاتهه سے نه رکهیں گے - اب تو طرابلس کے بچے بچے کي زبان پر یهي هے که جنگ جاري رکهو - اور پهر دنیا کیا هم کو اسقدر احمق سمجهتي هے که باوجود نو مهینے کے اندر ایک مرتبه بهي شکست نه کهانے کے صلح کے خواهشمند تصور کیے جائیں ؟ همیں صلح کي ضرورت هي کیا هے ؟ اٹلي جیسي نامرد قوم اگر مقابل هو تو آٹهه برس کے لڑکے بهي بے خطر لڑسکتے هیں - صحرا کے بادیه نشین سنوسي قبائل - جنکو خشک کهجوروں کے سوا اور کچهه میسر نهیں آتا تها - آج (پیرس) اور (لنڈن) کے مخلسر اوٹن کا سامان اپنے خیموں میں دیکهتے هیں' اگر اُنکا بس چلے تو ایسی دولت بخش جنگ کو تو کبهي بهي ختم نه هونے دیں *

پهر کها : آجکل سب سے بڑي خواهش جو عربوں کے دل میں هے - وه یه هے که کسي طرح اٹالین جم کر مقابله کریں - اُنکے هاتهه بندوقوں اور تلواروں کے ایسے عادي هوگئے هیں که هرروز بلا ناغه تهوڑي سي جنگي ورزش طلب کرتے هیں' لیکن عرصے سے اطالیوں نے اپني گڑهیوں اور مورچوں کو شب و روز کا نشیمن بنالیا هے' اور سواے نادر صورتوں کے کبهي وهاں سے نهیں نکلتے -

جب عرب مجاهدین سخت گهیرا اٹهتے هیں تو پهر تمام جنگي مصلحت اندیشیوں کو بالاے طاق رکهکر انکے مورچوں اور قلعوں میں گهس جاتے هیں - وه خود موت کے منه میں نهیں جاتے تو موت خود آکر انکو اپنے منه میں لے لیتي هے -

سب سے بڑي پناه — جسکے اعتماد پر ابتک اطالی طرابلس میں مقیم هیں اور عربوں کے خوف سے خودکشی نهیں کرتے ساحل کا جنگی بیڑا هے لیکن تجربے سے ثابت هوچکا هے که عربوں کے هجوم کے روکنے سے وه بهی عاجز هے - البته اتنا ضرور هے که جب تمام جهازوں کی باتریاں ایک هی وقت میں گوله باري شروع کردیتی هیں تو بعض اوقات مجبوراً

عربوں کو واپس چلا آنا پڑتا ھے - ایسے ھی موقعوں پر (روما) سے اٹالین فتح و نصرت کي تار برقیاں شائع کی جاتی ھیں کہ "ساحلی بیڑے کی مدد سے اطالیوں نے دشمن کو بھگا دیا !"

میں (دفنہ) میں کئی ماہ مقیم رھا - اس تمام عرصے میں صرف دو بار اطالی نمودار ھوے تھے - دونوں مرتبہ نہایت تباہ کن شکستیں کھاکر اور تمام سامان چھوڑکر بھاگ گئے *

طرابلس میں افغانی اور کردي والنٹیر

اھل طرابلس صلح پر کیونکر راضي ھوں جبکہ وہ دیکھہ رھے ھیں کہ تمام عالم اسلامي اس فدائیانہ جہاد کي وجہ سے انکو پیار کر رھا ھے اور اپنے مال و جان کو انپر نثار کرنے کیلئے بھیج رھا ھے -

کیا وہ چالیس کروڑ مسلمانان عالم کے آگے اپنے تئیں شرمندہ و ذلیل کریں ؟

میں نے خود اپني آنکھوں سے (درنہ) میں ۴۹ (افغاني) اور ۱۹ (کُردي) دیکھے - اور یہ صرف وہ لوگ تھے جو مختلف جہاتِ جنگ سے الگ ھوکر آئے تھے تاکہ مرکزي کیمپ کے ماتحت رھکر جانیں فدا کریں ورنہ انکے علاوہ اور بیسیوں (افغاني) والنٹیر طرابلس کے مختلف اسلامي کیمپوں میں خدمات جہاد ادا کر رھے ھیں - اور میں اپنا فرض سمجھتا ھوں کہ ان حالات کو بیان کرتے ھوے خاص طور پر (افغانیوں) کي غیرت اسلامي - اور حمیت ملي - اور مجاھدانہ فداکاري کا ذکر کروں جنکا طرابلس میں ھر متنفس میري طرح معترف ھے - جوش جہاد اور شجاعت و بے جگري کے جو تعجب انگیز ثبوت انھوں نے ابتدا ... دئے ھیں انکے ذکر کیلئے پوري ایک صحبت چاھئے - انکی انھیں صفات عظیمہ نے (افغانی) کا لفظ طرابلس میں ھر دلعزیز کردیا ھے - اور ھر شخص اس نام کی عزت کرتا ھے -

ھندوستان کے مجاھدین طرابلس میں

افغانیوں ھی پر موقوف نہیں - طرابلس کے مختلف کیمپوں میں آج (ھندوستان) تک کے مسلمان والنٹیر موجود ھیں جو گذشتہ آخري دنوں میں وھاں پہنچے اور پھر جہاد کے متعدد معرکوں کے موقعوں پر (درنہ) اور (بنغازي) چلے گئے - یہ (ھندوستانی والنٹیر) بھی اپنے افغانی بھائیوں کی طرح عجیب و غریب شجاعت سے متصف - اور راہ الھی میں جوش فدویت و جاں نثاري سے مملو ھیں - بعض سخت موقعوں میں انھوں نے کارھاے نمایاں انجام دیے اور ھر طرف سے تحسین و آفرین کا صلہ پایا -

آلات جنگ

مین نے پوچھا : آلات جنگ کی طرف سے تو اب آپ لوگ مطمئن ھین ؟

أس نے جواب میں کہا : اگر مقصود توپوں سے ھے تو اطالیون سے لڑتے ھوے ھمین انکی بہت کم ضرورت ھوتی ھے - تاھم ھمارے پاس کافی سے زیادہ موجود ھین اور جن قیمتی اور جدید ترین اقسام کی ضرورت ھوتی ھے فوراً ایک دو حملے کرکے ضرورت کے مطابق دشمنون سے لے لیتے ھین - بارھا ایسا ھوا ھے کہ ھمارے فیاض دشمنون نے تو بکثرت توپین ھمارے لئے میدان جنگ میں چھوڑدین - مگر ھم نے اپنی ضرورت سے زائد دیکھکر انھین لانا پسند نھین کیا اور میخین ٹھونک کر وھیں چھوڑ دیا -

رھین (موزر) بندوقین - کہ وہ آجکل کی لڑائیون کا سب سے زیادہ مستعمل اوزار ھے - تو انکی طرف سے تو ھمین ذرا بھی بے اطمینانی نھین ' عربون کے پاس نہایت وافر اور کثیر ذخیرہ انکا موجود ھے اور اب انھیں اسکے استعمال کي ایسي اچھي مشق ھوگئي ھے کہ اس بارے میں کسي طرح فوج نظام سے کم نمبر نھیں پاسکتے *

میدان جنگ میں سنوسی عربوں کا لباس

میں نے اھل عرب کے (حرام) اور (شملہ) کي نسبت پوچھا جو طرابلس و صحرا کے عربوں کا قومي لباس ھے اور وہ اسقدر ڈھیلا اور بے قرینہ ھوتا ھے کہ اُسے پہنکر کوئي چستي و چالاکي کا کام انجام نھیں دیا جاسکتا - (برھان الدین) نے جواب میں کہا :

ھاں وہ لڑائي کیلئے کسي طرح موزوں نھیں لیکن اھل عرب اتنے وحشي نھین ھیں جسقدر باھر کي دینا غلطي سے انھیں سمجھتي ھے - میدان جنگ میں جانے سے پہلے وہ تمام اسطرح کے کپڑے اتار دیتے ھیں اور خواہ جوان ھوں خواہ بوڑھے ھلکے اور چست کپڑے پہن لیتے ھیں - اور اکثر تو صرف ایک پائجامے ھي پر قناعت کرتے ھیں - وہ جانتے ھیں کہ جنگ سے واپسي پر انھیں بکثرت بندوقیں اور مال غنیمت اٹھاکر لانا پڑے گا اسلئے خود نھیں چاھتے کہ کپڑے کا بھی کوئی بوجھہ اُنکے جسم پر ھو -

طرابلس میں کارتوس اور بارود کا کارخانہ

آپ کو اور زیادہ عجیب خبر سناوں - مجاھدین نے یہاں کارتوس اور بارود کے (کیپسیول) بنانے کا ایک کارخانہ کھولدیا ھے وہ بندوق چلاتے وقت گولیوں کے ظروف کو ضائع نھیں کرتے - اُنھیں جمع کرتے رھتے ھیں اور پھر انھیں سے دوبارہ (کیپسیول) ... کرکے بارود اور گولیوں سے بھر لیتے ھیں - اس طرح انھیں خرچ کی بہت بڑي بچت ھوجاتی ھے - ایک خاص جماعت نے اپنے لئے یہ شغل مخصوص کرلیا ھے اور تمام ضروري سامان جو بارود کے عمل اور گولیوں کے ڈھالنے کے لئے مطلوب ھے مہیا کرکے ایک یوروپین کارخانے کی طرح کام کررھی ھے - (کیپسیول) کے مہیا کرنے میں بھی کوئی دقت پیش نھیں آتی اسکا ایک صندوق سینکڑوں کارتوسوں کے لئے کافی ھوتا ھے اور ھمارے پاس اسکے صندوقوں کے ڈھیر موجود ھیں -

ولایت کي ڈاک

—*—

ریوٹر کي تار برقیاں

جنگ طرابلس

(لندن ۲۰) باب عالي نے فیصله کیا ھے که درهٔ دانیال بند نهین کیا جاے بلکه دونوں طرف سرنگین لگاکر ابداے کي چوڑائي کم کر دي جاے -

(روما ۲۲ جولای) مصرته کے مغربي جانب کے کسي حصے پر اٹالین فوج نے یورش کي - تعاقب کرتے هوے عثماني فوج کے هر عشرے سے ایک عشر کو ته تیغ کیا گیا جسکا تعداد ۱۵۰۰ سے کم نهین - اٹالین صرف ۱۹ مقتول اور مجروح -

مسئله وزارت

(قسطنطنیه ۲۲ جولای) سلطان المعظم پارلیمنٹ کے برهم کردینے پر راضي نهین هوے اسلئے توفیق پاشا نے قبولیت وزارت سے انکار کردیا -

(ایضا) غازي مختار پاشا وزیر اعظم مقرر هوے -

(ایضا) کامل پاشا ارکان سلطنت کے صدر اور نور الدین (؟) پاشا وزیر خارجه - امید کي جارهي ھے که غالباً کامل پاشا صدر اعظم هون -

(ایضاً) جدید ایوان وزارت نے طے کرلیا ھے که محاصره اور دار الحکومت کي فوجي عدالت مین مقدمات کي کارروائي بند کردي جاي (لندن ۳) گورنمنٹ نے حکام کے نام جاري کیے هین که البانیا مین مخالفانه کارروائیان موقوف اور حتی الوسع تالیف قلوب کي کوشش عمل مین لائي جاے -

(قسطنطنیه ۲۵) البانیون نے (پرشتیا) پر قبضه کر لیا اور عثماني فوج مجبور هوکر اپنے تئین حوالےکردیا (موجوده عام حالت) اندیشه ناک کوائف قریب ظهور هین - اتحاد و ترقي فوجي ساے کے اٹھه جانے اور اپنے اثر کے رخصت هونے کي وجه سے سرگرم که آخري درجے تک قوت آزمای کرے - فوج سلطان سے کامل پاشا کي وزارت اور موجوده پارلیمنٹ کے توڑ ڈالنے کا مطالبه کرا‌هي ھے -

مسئله صلح

(لندن ۲۰) دره دانیال کے حملے کي خبر پر وائنا اور برلن پر تعجب کیا جا رها ھے - وهان خیال کیا جاتا ھے که اٹلي اور جرمني کے ماهرین مالیات کے درمیان راز دارانه معامله گرم اور مسئله صلح امید افزا حالت مین ھے -

عشق افلاطونی

(طنین) کے مشهور و معروف ایڈیٹر ' حسین جاهد بک ' [ناروے] جاتے هوے [برلن] سے گذرے تو اثناے ملاقات میں جو دلچسپ گفتگوئیں هوئیں انکو [برلنر ٹگیبلاٹ] کے ایڈیٹر نے اپنے اخبار میں شائع کیا ھے -

انسے دریافت کیا گیا - " کیا یه صحیح ھے که نوجوان ترکوں کی پالیسی اب انگریزوں کی محبت پر متوجه هونے لگی ھے " ؟

جاهد بک نے جواب دیا - " انگریزونکی محبت کا فقره معتدل گوئی کے حدود سے باهر لیجاتا ھے - اسمیں تو هم کو ابتک پس و پیش ھے گو جنگ نے بلا اشتباہ ترکی جرمن تعلقات کو تاراج کردیا ھے - نوجوان ترک جرمنی کو اپنا بهترین مشفق تصور کرتے تھے - لیکن تجربه شاهد ھے که تمام حقیقی اور اهم مسائل میں اُسکی الفت محض افلاطونی عشق ثابت هوئی - همارا اگر ایسا خیال ھے تو هم مجبور بھی هیں - اگر آپ پوچھیں که انگلستان سے همکو کس شے کی توقع ھے تو اسکا جواب ٹھیک ٹھیک دینے سے هم قاصر پائے جائنگے - لیکن ' بهرکیف ' هم انسان هیں ' جبکه جرمنی لطف و عنایات سے هم نے یاس و قنوط کا ایک ذخیره جمع کرلیا تو بشریت مقتضی هوئی که کهیں نئی دوستی ڈھونڈھئے - البته هم کو اعتراف ھے که جرمنی بھی اپنے کو ایک مخاطرے میں پاتی ھے - اٹلی اگر اپنا دست تطاول طرابلس پر دراز کرے تو وہ اُسپر حمله نہیں کرسکتی - لیکن یه بھی تو یاد هوگا که چند سال هوئے جرمنی کے ایک دوسرے دوست نے هم سے (بوسینا هرزگونیا) لے لیا - ایسی دوستی همارے کس کام کی ؟ هم تو اپنے طالع کے شکر گزار هیں که جرمنی کے اور دس دوست نہیں هوئے "

[بیرن وان مارشل] کے متعلق بھی (جاوید بک) اُسی تلخی کے ساتھه لب کشا هوئے - "قسطنطنیه میں اُنکی سکونت مشکل سی هو گئی تھی - جنگ کے شعلے بھڑکنے سے پہلے [بیرن وان مارشل] نے همکو یقین دلا کر مشوره دیا که ابراهیم پاشا کی موجودگی اٹالینوں کو برهم کریگی بهتر ھے که اُنکو واپس بلالو - هم نے ابراهیم پاشا کو بلالیا - جب جنگ چھڑ گئی تو اُسوقت طرابلس پر کوئی گورنر حکمران تھا نه کوئی فوج "

ترکی کی تجدید

[البانیا] کی موجوده تحریک پر جرمن اخبار [فرنکفرٹر زیٹنگ] ایک نهایت دلچسپ لیڈنگ مضمون شائع کرتا ھے - اُسکا بیان ھے که پستی سے اُٹھه کر تمدن جدید کے فراز کا رخ کرنا همیشه ایک پر صعوبت عمل ثابت هوا ھے - جسکے بغلوں میں صدها اُفتادوں کے ذخیرے اور جسکی دوش پر هزارها خطروں کے پشتارے هوتے هیں - اس ارتقاء کے لئے کامیابی کے لئے ایک هی شرط ضروري بلکه لازمي ھے - اور وہ اسکے سوا اور کچھه نہیں ھے که خارجی فتنه و فساد سے بکلی آزادي و عدم اختلال هو - یه اقبال (جاپان) کا تھا - (ترکی) اس سے محروم رهی ' جاپان کے مقابلے میں ترکی کے ساتھه اور بھی نامساعد امور هیں ' اسکو تاریخی تهذیب اور قومی اتحاد کبھی نصیب نهوا - لیکن وہ چند عظیم الشان فوائد کی بھی مالک ھے یعنے اُسکی اندرونی طاقت عظیم ' زور اخلاق اور سر جوش شباب کی حالتیں ' اسمیں مطلقاً اشتباہ کو دخل نہیں که اگر اسکے همسائے اُسکو نه ستاتے رهتے تو وہ بھی اپنے ارتقاء کے مرحلے کامیابی کے ساتھه طے کر کے ایک متمدن سلطنت کی حیثیت حاصل کرلیتی -

کلکته ... ابو الکلام آزاد نے چھاپا ... کیا

جامعہ عربیہ حنفیہ سراج العلوم

جامع مسجد مدنی ⊙ جبوڑی ○ ضلع مانسہرہ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ مملکت پاکستان میں مسلک اہل سنت والجماعت کے دینی مدارس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے اکابر اگرچہ ایک ایک کر کے داعی اجل کو لبیک کہتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر باہمت اور غیور اصاغر نے عزم کر رکھا ہے۔ کہ زمانے کے نامساعد حالات کے آگے گردن نہیں جھکائینگے۔ اور علم صداقت بلند رکھینگے۔ سرزمین ہزارہ گوناگوں اوصاف کی حامل ہے۔ گھنے جنگلات، شاداب میدانوں، شفاف چشموں اور ندیوں کی سرزمین، جرنیلوں، متکلموں، مفکروں اور سیاست دانوں کی سرزمین، کشمیر، چین اور روس کی سرحدوں کو چھونیوالی، دیو استبداد کے ہر چیلنج کو قبول کرنے والی زمین، جسے امیر المومنین حضرت امام سید احمد شہید بریلویؒ، امام المجاہدین حضرت امام اسماعیل شہید دہلویؒ اور دیگر مجاہدین کے قدم چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ سرزمین جسنے حضرت مولانا غلام رسول صاحب بغویؒ مدرس دار العلوم دیوبند اور استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا رسول خان صاحب ایسی نابغہ روزگار ہستیاں پیدا کیں۔ جو علم و عمل کا پیکر تھے۔ بقول کسے ؎ مبارکباد بر ملک ہزارہ . . . ہزارہ نیست بلکہ چوں بخارا

یہ سرزمین دینی طور پر مالا مال ہونے کے باوجود دنیوی، معاشی اور اقتصادی طور پر بدحالی کا شکار رہی ہے۔ تاہم دینی جذبے سے سرشاری کا ثبوت ہے۔ کہ جاں نثار ختم نبوت پاسدار ناموس صحابہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی دو مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اگرچہ یہاں دولت کی ریل پیل نہیں۔ لیکن آفریں ہو علماء کی ہمت کو کہ ان بوریا نشینوں نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ اور پوری شان استغنا سے دین حق کی آواز کو بلند کرتے رہے۔ یہ آواز ہمیشہ دیوبندی مکتب فکر کی مساجد اور مدارس سے بلند ہوتی رہی۔ بحر یہ مرتبہ بلند ملا جسکو مل گیا۔

بحمد اللہ جامعہ عربیہ حنفیہ سراج العلوم جبوڑی (ضلع مانسہرہ) کا شمار بھی ان عظیم مدارس میں ہوتا ہے۔ جو اکابرین دیوبند کے مشن کے وارث ہیں۔ جامعہ ہذا اگرچہ اپنے عظیم مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں۔ (ابھی دار التفسیر اور دار الحدیث کی تعمیر نہیں ہو سکی) تاہم اپنی سطح پر اہم علمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کی بنیاد آج سے سترہ سال پہلے (۱۹۶۴ء) میں جامعہ ہذا کے مہتمم اور صدر مدرس حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب مدظلہ نے رکھی۔ آپ عزم و عمل میں نقش اسلاف (علمائے دیوبند کے پکے شیدائی ہیں۔

جامعہ ہذا میں درس نظامی کے جملہ فنون مع کتب موقوف علیہ بڑی محنت اور کاوش سے پڑھائے جاتے ہیں۔ دیگر شعبہ جات میں (۱) درجہ حفظ قرآن (۲) شعبہ ناظرہ (۳) شعبہ تجوید (۴) شعبہ افتاء اور شعبہ خوشنویسی شامل ہیں۔ اور تجربہ کار جید علماء ان شعبوں کی نگرانی کرتے ہیں۔

اس وقت جامعہ ہذا میں دو سو ساٹھ مقامی اور اسی غیر مقامی طلباء زیر تعلیم ہیں جن کے جملہ اخراجات کی کفالت مدرسہ کے ذمہ ہے۔ اور جو اصحاب ثروت کے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا مخیر اصحاب سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنے احباب کا ہمہ جہتی تعاون پیش فرما کر دنیوی اور اخروی کامیابیوں اور کامرانیوں سے سرفراز ہوں۔ جامعہ ہذا کو دی جانیوالی جملہ رقوم مہتمم جامعہ حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ کے نام ارسال کی جائیں۔ شکریہ! والسلام و نیاز

خادم العلماء } احقر عبد الحق قریشی ناظم اعلیٰ مدرسہ جامعہ عربیہ حنفیہ سراج العلوم (رجسٹرڈ)
جامع مسجد مدنی جبوڑی، ضلع مانسہرہ، ہزارہ ڈویژن، پاکستان

پنجاب کی تاریخی اور عظیم دینی درسگاہ

دارالعلوم ربانیہ

بستی ریاض المسلمین ۰ پھلور ۰ ضلع فیصل آباد۔

قیام عرصہ چالیس سال سے علاقہ میں مسلک اہل سنت والجماعت کے مطابق اشاعت اسلام تبلیغی، تدریسی، تعلیمی، اصلاحی خدمات انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ، علم تفسیر، علم کلام، فلسفہ، منطق، فقہ، اصول فقہ، صرف ونحو، اصول حدیث اور دورہ حدیث تک کے تمام شعبہ جات قائم ہیں۔

مدرسہ میں ملک کے تمام حصوں کے طلبا اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

اسوقت تقریباً ۱۵۰ مسافر طلباء مقیم ہیں۔ جن کی رہائش وخوراک کا مدرسہ کفیل ہے۔ گیارہ محنتی، قابل اور مستند اساتذہ کرام شب وروز، طلبا کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ دورہ حدیث کے طلباء کو خوراک و پوشاک کے علاوہ ۵۰/ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ سالانہ امتحان میں اول آنیوالے کو غیر درسی کتب بطور انعام دی جاتی ہیں۔

* دورہ حدیث شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب فاضل دیوبند، صدر مدرس اپنے مخصوص انداز میں پڑھاتے ہیں۔ اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب مولانا سراج احمد صاحب شعبہ حدیث کے اساتذہ ہیں۔

* مدرسہ کا اہتمام جناب حاجی عبدالواحد صاحب، حضرت مولانا عبدالغنی صاحب اور مولانا عبدالرشید صاحب کے سپرد ہے جو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ دیانت اور خلوص اور کام ان کا طرۂ امتیاز ہے۔

مدرسہ میں داخلہ جدید ۱۰ شوال سے آخر شوال تک جاری رہتا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کو داخل کرواکر ثواب دارین حاصل کریں۔

مخیر حضرات مالی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور رہوں۔

شعبہ نشر واشاعت۔ دارالعلوم ربانیہ ٭ بستی ریاض المسلمین

چک ۲۵۶ گ ب پھلور ٭ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ٭ ضلع فیصل آباد